وَرَتِّلِ الْقُرْآنَ تَرْتِيلًا
علم التجوید
مؤلف
زینت القراء قاری غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ
ارحم پبلشرز

وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

# عِلمُ التجوید

مؤلف

زینتُ القراء قاری غلام رسول صاحب رحمۃ اللہ علیہ

ارحم پبلشرز

اردو بازار لاہور

# فہرست

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

الحمد للہ و کفی وسلام علیٰ عبادہ الذین اصطفیٰ

جب دنیا مادیت وطاغوتی فسق وفجور اور بے راہروی وگمراہی کی تاریک ترین وادی میں سرگرداں تھی۔ تو اسی عالم تحیر و تاریکی میں ''فاران'' کی چوٹی سے انہوں نے ایک دلکش آواز، دلفریب پیغام اور ایک نورانی قندیل کی تابشوں اور تابانیوں کو ملاحظہ کیا۔ وہ دلکش آواز، عبرت آموز حکمت، متاع روحانیت اور ایمان وایقان کی روشن ترین قندیل قرآن مقدس تھا! وہ قرآن عزیز جس نے مردہ قوموں کو احساس حیات بخشا اسے جس نے اپنایا اسے قعر مذلت سے نکال کر اوج ثریا پر بٹھایا، راہزنوں نے اپنایا تو راہبر بن گئے صحرانشینوں نے آنکھوں سے لگایا تو قیصر وکسریٰ کے تاجوں کے مالک بن گئے۔ یہ وہی حکمت وموعظت اور روحانیت کا حسین مرقع تھا۔ جس نے اپنا تعارف یوں کرایا۔

فِیۡہِ شِفَآءٌ لِّلنَّاسِ وَھُدًی لِّلۡعٰلَمِیۡنَ

کائنات کے محسن اعظم ﷺ نے نہ صرف خود اس ''پیغامِ الٰہی'' کی تبلیغ فرمائی بلکہ اس کی تبلیغ وتفہیم کے لیے اپنے کرام کو حکم دیا۔ پھر صحابہ کرام نے اس فرض کو جس طرح ادا کیا۔ اُس کی نظیر تاریخ عالم پیش کرنے سے قاصر ہے۔

## قرأت وتجوید

وہ معزز وموقر فن ہے جس کے معلم اول سید المرسلین ﷺ ہیں۔ عہد صحابہ میں حضرت ابی بن کعب، زید بن ثابت، عبداللہ بن عباس وغیرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اس فن کے امام تھے۔ پھر عہد تابعین میں بھی اس فن کے ماہرین پیدا ہوئے اور پھر اس کے بعد اس فن عزیز کو عام رواج حاصل ہوگیا۔ اور پھر عہد بہ عہد اس فن کے مشاق اور ماہر پیدا ہوتے رہے۔ ہر زمانہ میں اسلام ہی کے فرزندوں نے فن تجوید کو حاصل کیا اور اسے پھیلایا۔ کیونکہ انہیں معلوم تھا کہ ''قرآن عزیز'' وہ نعمت عظمیٰ ہے کہ جس پر ہماری اسلامی زندگی کا مدار ہے۔

گر تو می خواہی مسلماں زیستن
نیست ممکن جز بہ قرآں زیستن

ساتھ ہی ساتھ وہ جب قرآن مقدس کی تعلیم کی طرف متوجہ ہوتے تو اس کی ترتیل وتجوید کے علم کو ضرور حاصل کرتے وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا الایۃ کے واضح حکم کے بعد کسی صاحب نظر و فکر مسلمان کے لئے گنجائش نہیں رہتی کہ وہ اس فن سے بے بہرہ رہ سکے۔ یاد رہے کہ جہاں قرآن مقدس کے معانی ومطالب صحیحہ کا فہم ضروری ہے وہاں اس کے الفاظ کی صحت اور حسن ادائیگی بھی ضروری ہے۔ اور یہ چیز ''فن تجوید'' کے بغیر ناممکن ہے۔ اس لئے جب ہم اپنے قابل فخر ماضی کی تاریخ کا مطالعہ کرتے ہیں تو ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے اسلاف کرام میں سے کوئی صاحب فضل وکمال شخصیت ایسی نہیں گزری جس نے اس علم کو حاصل نہ کیا ہو۔

غرض فن تجوید اور علم قرأت ایک ایسا عظیم القدر فن ہے کہ اس پر ہر عہد کے ممتاز مصنفین نے خامہ فرسائی کی ہے۔ شومئ قسمت کہ دور حاضر میں ہم اپنے مایہ ناز علوم سے بے بہرہ ہو چکے ہیں، انہیں میں سے ایک فن تجوید بھی ہے۔ اگرچہ اس موضوع پر مختلف کتابیں لکھی گئی ہیں۔ مگر ایک ایسی مختصر کتاب کی ضرورت تھی جس میں اس فن اور اس کی اہمیت پر بحث کی گئی ہو۔ بحمدہ تعالیٰ اس طرف ہمارے ملک کے مایہ ناز قاری اور عالم، زینت القراء مولانا قاری غلام رسول صاحب نے توجہ فرمائی ہے۔ موصوف خود بھی اس میدان کے شہسوار ہیں اور اس کے تمام مقتضیات سے بخوبی آگاہ! بفضلہ آپ صاحب تقریر ہونے کے ساتھ ساتھ صاحب تحریر بھی ہیں چنانچہ اس موضوع پر آئندہ اوراق میں بالاختصار تبصرہ فرمایا ہے۔ خوبی یہ ہے کہ تقریر ہر ضروری موضوع پر متقدمین سے منقول آراء کو بھی تحریر کر دیا ہے۔ خداوند قدوس اس مختصر رسالہ سے ہمیں نفع اندوز ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔

فن تجوید کے مسائل پر مبنی قبلہ قاری غلام رسول صاحب کی تحریر کردہ دوسری کتاب علم التجوید کے نام سے آپ کے ہاتھوں میں ہے۔

آمین ثم آمین

منظور احمد رضوی لندن

# تقریظ

## از قلم: علامہ محمد شریف نُوری قصوری رحمۃ اللہ تعالیٰ

علمِ تجوید ایک نہایت مُبارک علم ہے اس لیے کہ یہ مقدس علم کلامِ الٰہی کی تلاوت سے متعلق ہے۔ تجوید کے معنی لُغت میں یہ ہیں کہ کسی چیز میں حُسن وخوبی، دلکشی وجدت پیدا کرنا اور اصطلاح میں حروف کا مخارج سے اَدا کرنا اور اوقاف وصفات کی رعایت کا نام تجوید ہے۔ علم تجوید سے مُراد ایسے اُصول وقواعد کا جاننا ہے جن سے قرآن حکیم کی صحیح تلاوت کی جا سکے۔

تجوید وترتیل سے قرآن کریم کے پڑھنے اور سُننے سے قلب وجگر میں وجدانی کیفیت اور فکر ونظر میں رُوحانی بالیدگی پیدا ہوتی ہے۔

مملکتِ خداداد پاکستان کی تعمیر وترقی اور عالمِ اسلام میں اتحاد ویگانگت کی ضرورت و اہمیت کے اس مرحلے میں تجوید وقرأت کا فروغ ونفوذ بے حد ضروری ہے بلکہ نوعِ انسانی کی فلاح وبہبود کے لیے قرآن حکیم ہی نسخۂ کیمیا ہے۔ علامہ اقبال فرماتے ہیں:

آں کتابِ زندہ قرآنِ حکیم
حکمتِ او لایزال ست و قدیم
نوعِ انساں را پیامِ آخریں
حاملِ او رحمۃٌ للعالمین

پاکستان میں اس فنِ عزیز کی ترویج وترقی کا سہرا پاکستان کے مشہور ومقبول قاری زینت القراء مولانا قاری غلام رسول صاحب مدظلہ العالی کے سر ہے جن کی شبانہ روز کوششوں سے آج مُلک کے سکولوں، کالجوں، مدرسوں اور مسجدوں بلکہ گھر گھر میں اِس علم کے سیکھنے اور قرآن کریم صحیح پڑھنے کا شوق پیدا ہو چکا ہے۔

قاری غلام رسول صاحب مملکت پاکستان کا عظیم سرمایہ ہیں۔ آپ علم تجوید وقراءت کے ماہر ہونے کے علاوہ زبردست عالم دین بھی ہیں اور بہترین شیریں بیاں خطیب بھی۔ آپ کی تلاوت پاک کا لہجہ بالکل انوکھا اور مُنفرد ہے۔ جب آپ ریڈیو پاکستان اور ٹیلی ویژن لاہور سے

تلاوت فرماتے ہیں تو عوام وخواص پر ایک محویت کا عالم طاری ہو جاتا ہے۔آپ کی آواز میں بے پناہ سوز اور درد ہے۔آپ عمر کے لحاظ سے ابھی جوان ہیں مگر بفضل اللہ وکرم تعالیٰ کثیر علماء وحفاظ اور ائمہ مساجد کو آپ سے شرف تلمذ حاصل ہے۔

۱۹۶۲ء اور ۷۰۔۱۹۶۹ء میں آپ نے ملایا میں ہونے والے عالمی مقابلہ ہائے قراءت میں سونے کا تمغہ حاصل کر کے ملک کا نام روشن کیا۔علم تجوید وقرأت کے سلسلے میں آپ کی خدمات ناقابلِ فراموش ہیں۔

عالمِ اسلام میں اس علم کو عام کرنے کے لیے آپ نے ۱۹۵۹ء میں ایک انجمن کی بنیاد رکھی جس کا نام بتجویز مولانا محمد بخش مسلم بی اے،''انجمن فروغ تجوید وقراءت'' رکھا گیا۔اس انجمن کی بنیاد جن مقاصد پر رکھی گئی وہ یہ ہیں:

۱۔ مسلمانانِ پاکستان میں قرآن مقدس کی تجوید وقرأت کی اہمیت کو اُجاگر کرنا۔

۲۔ علم تجوید پر مُستند اور معیاری کتابوں کی تصنیف واشاعت۔

۳۔ پاکستان کے ہر اہم شہر میں ایسے مراکز قائم کرنا جہاں اس فن کی مؤثر اور آسان تعلیم دی جائے۔

۴۔ ایک ایسے مرکزی دارالعلوم کا قیام جہاں اس علم کی اعلیٰ تعلیم دی جائے۔

۵۔ ملک میں مجالس قرأت کا انعقاد۔

۶۔ قراء کے وفود دوسرے ممالک میں بھیجنا تاکہ اس فن کا شوق پیدا ہو اور پاکستان کے تعلقات ان ممالک سے مضبوط ہوں۔

الحمد للہ ثم الحمد للہ! اس انجمن نے مختصر ترین عرصے میں اپنے مقاصد کو پالیا ہے۔آج پاکستان کے گوشے گوشے میں اس فن کو سیکھنے کا شوق پیدا ہو گیا ہے۔انجمن کے تحت اس وقت تقریباً بیس (۲۰) مدارس مختلف اضلاع میں کام کر رہے ہیں جہاں سینکڑوں طلباء اور طالبات علمِ تجوید سے بہرہ ور ہو رہے ہیں۔اس انجمن کے زیر اہتمام کئی مختلف اضلاع میں مجالس حُسنِ قرأت منعقد ہوتی رہتی ہیں۔چار مرتبہ عالمی مظاہرۂ قراءت کا بھی اہتمام کیا گیا جن میں سعودی عرب، متحدہ عرب امارات جمہوریہ، شام، لبنان، اُردن، عراق، افغانستان، ملایا، انڈونیشیا، مراکش اور ترکی کے بڑے بڑے مشہور قراء نے حصہ لیا۔

اور جہاں تک مرکزی دار العلوم کے قیام کا منصوبہ ہے تو اس پر بحمد اللہ تعالیٰ عمل شروع ہو چکا ہے۔ سرِ دست ۴۰ میکلوڈ روڈ میں تدریس کا سلسلہ شروع کر دیا گیا ہے۔

ایک سو سے زائد طلباء داخل ہو چکے ہیں۔ اس مرکزی دار العلوم کا نام ''جامعہ تجوید القرآن'' رکھا گیا ہے۔ جامعہ کی تعمیرات کے سلسلے میں کوششیں جاری ہیں۔ ایک وسیع قطعۂ اراضی کے حصول کی کوشش جاری ہے۔ رہا تصنیف و تالیف تو قاری غلام رسول صاحب نے ایک رسالہ تجوید اور اس کی اہمیت تحریر کیا ہے جو طبع ہوتے ہی ہاتھوں ہاتھ نکل گیا اور بے حد مقبول ہوا۔

دوسری کتاب ''علم التجوید'' کے نام سے آپ کے ہاتھ میں ہے۔ یہ ایک جامع کتاب ہے۔ میری رائے میں اس انداز سے اردو زبان میں عام فہم کتاب قبل ازیں اِس فن میں نہیں لکھی گئی۔ قاری صاحب نے اس کتاب کو لکھ کر ایک دیرینہ آرزو کو پورا فرما دیا ہے، طلباء اور اس علم کے شائقین متلاشی تھے کہ کوئی ایسی کتاب لکھی جائے جو مکمل قواعد و ضوابط کے ساتھ ساتھ آسان اور عام فہم ہو۔

الحمد للہ! اس کمی کو قاری صاحب نے پورا فرما دیا اِن شاء اللہ العزیز یہ کتاب دُنیائے تجوید و قرأت میں مقبولِ عام ہونے کے ساتھ ساتھ محکمہ تعلیم میں منظور شدہ ہے اللہ تعالیٰ مزید توفیق عطا فرمائے۔ امین

ایں دُعا از من و از جملہ جہاں آمین باد

الحمد للہ! لاہور چھاؤنی میں جامعہ تجوید القرآن، نیو گارڈن ٹاؤن لاہور میں دار القرآن اور اسلام آباد میں تجوید القرآن، سلامت پورہ میں مدرسہ تعلیم القرآن دربار غازی محمد اسحٰق شہید و حاجی محمد حسین رحمۃ اللہ علیہما۔ انگلینڈ میں ادارہ صوت القرآن، کینیڈا میں دار القرآن کینیڈا قائم ہو چکے ہیں اور کام کر رہے ہیں۔

# علم التجوید

دُنیا میں وہی چیز علیٰ حالہٖ قائم رہتی ہے جو مفید ترین ہو، کوئی مخلوق خالق کے برابر نہیں، کائنات میں سب سے زیادہ احترام مذہبی رہنماؤں کا کیا جاتا ہے، سب سے زیادہ عظمت، ربانی نوشتوں کی جاتی ہے۔ تاریخی حقیقت یہ ہے کہ صرف قرآن مجید ہی وہ کتاب ہے جو ہر قسم کے تغیر و تبدل، اضافہ اور تحریف، ترمیم و تنسیخ کے بغیر موجود ہے، سب سے زیادہ قرآن ہی پڑھا جاتا ہے، یہی وہ صحیفۂ آسمانی ہے جس کے کروڑوں انسان حفاظ ہیں اور صرف آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شخصیت ایسی ہے جن کا ہر قول، ہر عمل، ہر اقدام اور ہر حال محفوظ ہے، قرآن و حدیث کا کوئی جُزو ایسا نہیں جس پر عمل نہ کیا گیا ہو اور عمل نہ رہا ہو، قرآن کے بغیر کوئی الہامی کتاب ایسی نہیں کہ جس کی کسی بات پر دُنیا کے کسی گوشے میں عمل ہو رہا ہے، قرآن کی نسبت یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ اسے جس طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ کے صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے پڑھا بعینہٖ آج بھی اسی لہجہ کے ساتھ اسے پڑھا جا رہا ہے اور بڑی کثرت کے ساتھ پڑھا جا رہا ہے۔

حروف، حلق، زبان اور تالو سے صادر شدہ منضبط آواز میں ہیں، آواز کی لہر فضا میں تموّج پیدا کرتی ہے، اس کا ایک اثر ہوتا ہے جو ''علم'' یہ سکھاتا ہے کہ کلماتِ قرآن کیوں کر اَدا کیے جائیں، الفاظ کس طرح زبان سے نکالے جائیں، قرآن پڑھتے ہوئے کس مقام پر قاری ٹھہر جائے اس کا نام ہے ''علمِ تجوید''۔ جب قرآن کے علاوہ کسی اور الہامی کتاب کی نسبت یہ معلوم ہی نہیں کہ جس پر نازل ہوئی جسے وہ کتاب ملی، اس نے اسے کیسے پڑھا، اس کی نسبت یہ سوال ہی پیدا نہیں ہوتا کہ اس کے الفاظ کس انداز سے اَدا کرنے چاہئیں۔ الحمد للہ کہ ہمارے قراء مجودین نے علمِ تجوید پر بڑی عمدہ کتابیں تحریر کی ہیں۔

زینت القراء مولانا قاری غلام رسول مدفیوضہ نے بھی ''علم التجوید'' کے عنوان سے ایک دلنشیں کتاب تحریر فرمائی ہے۔ قاری صاحب پاکستان کے مایۂ ناز قرآن خوان اور نعت خوان اور شیریں بیاں خطیب ہیں۔ آپ ماشاء اللہ جوان ہیں مگر بڑے بوڑھے، نوجوان، بچے، طلباء

وطالبات، خطباء وائمہ مساجد آپ کے شاگرد ہیں۔ آپ قرآن اخلاص، سوز، عقیدت اور فنِ قرأت کے مطابق پڑھتے ہیں، آپ کا حُسنِ قرأت پاکستان کی شہرت کا سرمایہ ہے۔ ریڈیو اور ٹیلی ویژن سے جب آپ کی آواز بُلند ہوتی ہے تو عوام وخواص ہمہ تن گوش ہو جاتے ہیں، آپ کا لہجہ غایت درجے کا دلکش ہے۔ مَیں ہر پاکستانی سے عرض کروں گا کہ جیسے وہ اپنے محبوب قاری کی آواز، نعت اور تقریر سُنتا ہے، آپ کی دل پذیر تحریر "علم التجوید" کا بھی بہ ذوق مطالعہ کرے۔

محترم علامہ مولانا محمد بخش مسلم (بی۔اے)

صدر ادارہ تبلیغ القرآن لاہور

# اظہارِ حقیقت

فن تجوید وقرأت کی اہمیت پر ایک رسالہ تالیف کیا جو نہایت مقبول ہوا مگر وہ مختصر تھا اس علم کے شائقین کا تقاضا یہ تھا کہ ایک مفصل کتاب لکھی جائے تعلیم وتدریس، محافل قرأت کے انعقاد اور انجمن فروغِ تجوید وقرأت کی ترقی میں شدید مصروفیت کی بنا پر اس عظیم کام کی انجام دہی سے قاصر رہا۔ خیال یہ تھا کہ ایسی کتاب ہو جو اس فن عزیز کے مسائل اور قواعد پر مشتمل ہونے کے ساتھ ساتھ عام فہم ہوتا کہ ہر شائق اس سے استفادہ حاصل کر سکے۔

انجمن فروغ تجوید وقرأت کی پیہم کوششوں سے آج ملک کے گوشے گوشے میں علمِ تجوید کے سیکھنے اور قرآن کریم کے صحیح پڑھنے کا بے پناہ شوق پیدا ہو چکا ہے۔ اس وقت ملک کے ہر طبقے میں ایک ایسی کتاب کی مانگ ہے جو بیک وقت مبتدی اور منتہی دونوں قسم کے شائقین کی تشفی کر سکے۔ اس مرحلے پر میں نے مصمم ارادہ کرلیا کہ اپنی مصروفیات شدیدہ سے وقت نکال کر یہ کتاب ضرور مرتب کروں۔ اللہ کا نام لے کر شروع کر دیا اور چند دنوں میں ہی اللہ کے فضل وکرم سے کتاب پایہ تکمیل تک پہنچ گئی اگرچہ اس کتاب کو اس فن پر مفصل نہیں کہا جا سکتا تاہم یہ غیر مفصل بھی نہیں ہے۔ تمام ضروریات مسائل اس میں درج کر دیئے ہیں۔ اس سلسلے میں برادر محترم علامہ محمد شریف نوری اور قاریہ زہرہ شیخ کا شکر گزار ہوں جنہوں نے نہایت محنت اور جانفشانی سے اس کی ترتیب اور تدوین میں میرے ساتھ تعاون کیا۔

قاری غلام رسول

# تہدیہ

غلامے در حضور پادشاہے
بہ ہدیہ بہر اعلیٰ بارگاہے
ندارد درجہاں جز تُو پناہے
نِگاہے یارسول اللہ نگاہے

غلام رسول

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ○

# ضرورتِ تجوید

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ رَبِّ الۡعٰلَمِیۡنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الۡمُرۡسَلِیۡنَ سَیِّدِنَا وَنَبِیِّنَا وَشَفِیۡعِنَا وَمَوۡلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصۡحَابِہٖ وَذُرِّیّٰتِہٖ اَجۡمَعِیۡنَ ○ اَمَّا بَعۡدُ

قرآن کریم اللہ تعالیٰ کی وہ آخری اور مکمل کتاب ہے کہ جس نے گمراہ انسانوں کو سیدھا راستہ دکھایا اور منکرین خدا اور رسول اِسی قرآن ہی کی بدولت دُنیا کے عظیم ترین راہنما بن گئے آج بھی جب کہ انسانیت پر گمراہی اور لادینیت چھارہی ہے، ضرورت ہے کہ قرآن پاک کو زیادہ سے زیادہ پڑھا جائے اور سمجھا جائے تا کہ انسان اپنی زندگی کو قرآنی تعلیمات کی روشنی میں ایک اسلامی زندگی بنا سکے۔ اُصولی طور پر ہم تعلیمات قرآن کی تین قسمیں کرتے ہیں۔

## (۱) تلاوتِ قرآن پاک

## (۲) تفہیمِ قرآن پاک (۳) تعلیماتِ قرآن پاک پر عمل

اور یہ تو ظاہر ہی ہے کہ جب تلاوت ہی نہیں کریں گے تو ہم اسے سمجھ کیسے سکتے ہیں اور جب قرآن پاک کے معانی و مطالب ہی نہیں سمجھے تو قرآن پر عمل کا تصور ہی پیدا نہیں ہوسکتا لہٰذا سب سے پہلے ہمارے لیے ضروری ہے کہ ہم تلاوتِ قرآن پاک کو اپنی زندگی کا معمول بنالیں لیکن یہ بھی یاد رہے کہ جس طرح قرآن کریم کو پڑھنا اور اس کو سمجھ کر اس پر عمل کرنا ضروری ہے اسی طرح قرآن کو صحیح پڑھنا بھی نہایت ضروری ہے بلکہ قرآن حکیم کو صحیح سمجھنا اس کے صحیح پڑھنے پر ہی موقوف ہے مثلاً قُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ (قل) دو لفظوں والے قاف سے ہے جس کے (قل) معنی ہیں کہہ دو وہ اللہ ایک ہے اور اگر ہم اس کو کُلۡ ھُوَ اللّٰہُ اَحَدٌ یعنی کتاب والے کاف سے پڑھیں تو اس کے معنی بالکل اُلٹ ہوجائیں گے یعنی کھالو وہ اللہ ایک ہے معاذ اللہ! اور اس قسم کی سنگین غلطیاں ہم اکثر کرتے ہیں جس کی وجہ صرف یہی ہے کہ علم التجوید کی طرف توجہ نہیں دیتے۔

# قرآن پاک کی محض تلاوت بھی ایک عبادت ہے

قرآنِ پاک کا صحیح تجوید کے ساتھ پڑھنا اگر قرآن کو صحیح سمجھنے کا ذریعہ ہے تو مستقل ایک عبادت بھی ہے۔ حدیث (۱) اَفْضَلُ الْعِبَادَةِ تِلَاوَةُ الْقُرْاٰنِ یعنی عبادتوں میں افضل عبادت قرآن کی تلاوت ہے۔ حدیث (۲) مَنْ قَرَءَ مِنَ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا فَلَہٗ عَشْرُ حَسَنَاتٍ (ترمذی شریف، دارمی شریف) یعنی جس شخص نے قرآن پاک کا ایک حرف پڑھا اس کے لیے دس نیکیاں ہیں۔ حدیث (۳) خَیْرُ کُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَہٗ (بخاری، ابن ماجہ) یعنی تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو قرآن پاک خود پڑھے اور دوسروں کو پڑھائے۔

اس سلسلے میں کئی احادیث موجود ہیں مگر اس فضیلت اور ثواب کے حقدار ہم اس وقت ہوں گے جبکہ قرآن پاک کو صحیح پڑھا جائے جیسے کہ یہ قرآنِ کریم نازل ہوا اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھا اور صحابہ کو تعلیم دی ورنہ بجائے ثواب کے اُلٹا گناہ ہوگا جیسے کہ حدیث پاک میں ہے،
حدیث: ''رُبَّ قَارِئٍ لِّلْقُرْاٰنِ وَالْقُرْاٰنُ یَلْعَنُہٗ'' بہت سے قرآن پڑھنے والے ایسے ہیں کہ اُلٹا قرآن اُن پر لعنت کرتا ہے۔

ظاہر ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جو قرآن کو صحیح نہیں پڑھتے یا قرآن پڑھ کر عمل نہیں کرتے، اس کے بعد اب یہ معلوم ہونا ضروری ہے کہ وہ کونسا طریقہ ہے جس کے اختیار کرنے سے قرآن حکیم کو صحیح پڑھا جا سکتا ہے تو جاننا چاہیے کہ وہ خاص طریقہ اور قواعد جن پر عمل کرنے سے آدمی صحیح قرآن پڑھ سکتا ہے، وہ علم التجوید ہے۔

# علم التجوید اور اس کی تعریف

کسی بھی علم یا فن کو شروع کرنے سے بیشتر اس کی تعریف، موضوع اور اس کی غرض وغایت اور یہ کہ اِس فن یا علم کا شرعی طور پر حاصل کرنے یا نہ کرنے کا کیا حکم ہے معلوم کرنا ضروری ہے۔

**تعریف:** تجوید کا لغوی معنیٰ سُتھرا یا کھرا کرنا اور اصطلاح قراء میں حُروف کو ان کے مخارج سے صفاتِ لازمہ وعارضہ کے ساتھ ادا کرنے کو تجوید کہا جاتا ہے۔

**موضوع:** علم التجوید کا موضوع حروف تہجی ہے۔

**غرض وغایت:** علم التجوید کی غرض وغایت یہ ہے کہ قرآن کو صحیح پڑھا جائے۔

علم التجوید شرعی طور پر ہر مسلمان مرد اور عورت پر حاصل کرنا فرض عین ہے اور کتابی صورت میں یہ علم حاصل کرنا فرض کفایہ ہے چنانچہ قرآن پاک میں ہے:

**قرآن:** اَلَّذِیْنَ اٰتَیْنٰهُمُ الْكِتٰبَ یَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۝

ترجمہ: جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی وہ اس طرح اس کی تلاوت کرتے ہیں جس طرح تلاوت کرنے کا حق ہے۔

**قرآن:** وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا۔

ترجمہ: قرآن کریم کو خوب ٹھہر ٹھہر کر ہر حرف کو ایک دوسرے سے جدا کر کے پڑھو۔ (اور حروف کی پہچان علم التجوید ہی سے ہوسکتی ہے)

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ ترتیل کے کیا معنی ہیں تو آپ نے فرمایا: تَجْوِیْدُ الْحُرُوْفِ وَمَعْرِفَةُ الْوُقُوْفِ۔

ترجمہ: ''حروف کی تجوید اور اوقاف کا جاننا'' یعنی حرف کو اس کے مخرج سے مع جمیع صفات ادا کرنا اور یہ جاننا کہ کہاں وقف کیا جائے اور پھر کہاں سے کس طرح شروع کیا جائے۔ علامہ جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

وَالْاَخْذُ بِالتَّجْوِیْدِ حَتْمٌ لَّازِمٌ مَنْ لَّمْ یُجَوِّدِ الْقُرْاٰنَ اٰثِمٌ

ترجمہ ''اور علم التجوید کا حاصل کرنا ضروری اور لازمی ہے اور جو شخص قرآن کو تجوید سے نہیں پڑھتا وہ گنہگار ہے۔''

لِاَنَّهٗ بِهِ الْاِلٰهُ اَنْزَلَا وَهٰکَذَا مِنْهُ اِلَیْنَا وَصَلَا

ترجمہ: ''اس لئے کہ شان یہ ہے کہ (اس قرآن کو) اللہ تعالیٰ نے اس (تجوید) ہی کے ساتھ نازل کیا ہے اور اسی طرح (یعنی تجوید ہی کے ساتھ اس (حق تعالیٰ) سے ہم تک پہنچا ہے۔''

اِذْوَاجِبٌ عَلَیْهِمْ مُحَتَّمٌ قَبْلَ الشُّرُوْعِ اَوَّلًا اَنْ یَّعْلَمُوْا

ترجمہ: ''کیونکہ ان (قرآن پڑھنے والوں پر) یہ بات پکی طرح فرض ہے کہ قرآن مجید کی قرأت شروع کرنے سے پہلے قواعد و تجوید کو جان لیں۔''

## خوش آوازی سے قرآن حکیم کا پڑھنا سُنت ہے

قرآن کریم کو خوش آوازی اور عربی لب ولہجہ میں پڑھنا مسنون ہے اور اس طرح پڑھنے سے قرآن کریم کے حُسن وتاثیر میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور ایسی خوش آوازی جس سے قواعد بگڑیں، قطعاً ممنوع ہے۔

**قرآن:** وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ تَرْتِیْلًا

**ترتیل:** خَفْضُ الصَّوْتِ وَتَحْسِیْنُ الصَّوْتِ

ترجمہ: پڑھائی کے وقت آواز کو پست اور ہلکا کرنا اور خوش آواز سے پڑھنا (المنجد)

**حدیث:** زَیِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ

ترجمہ: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے آراستہ کرو (ابوداؤد ونسائی)

**حدیث:** لِکُلِّ شَیْءٍ حِلْیَةٌ وَّحِلْیَةُ الْقُرْاٰنِ حُسْنُ الصَّوْتِ

ترجمہ: ہر چیز کے لیے ایک زیور ہوتا ہے اور قرآن کا زیور خوش آوازی ہے۔

**حدیث:** حَسِّنُوا الْقُرْاٰنَ بِاَصْوَاتِکُمْ فَاِنَّ الصَّوْتَ الْحَسَنَ یَزِیْدُ الْقُرْاٰنَ حُسْنًا۔

ترجمہ: قرآن کریم کو اپنی آوازوں سے خوبصورت کرو، تحقیق اچھی آواز قرآن کے حُسن میں اضافہ کرتی ہے۔

# آدابِ تلاوت

قرآن پاک کو باوضو ہو کر پاک لباس میں اور پاک جگہ میں پڑھنا چاہیے، دورانِ تلاوت گفتگو نہیں کرنی چاہیے، تلاوت رُو بقبلہ ہو کر کرنی چاہیے۔ جب تلاوت کی جائے تو اَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ پڑھنا چاہیے، اور جب سورت کو شروع کریں تو بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ اور اگر تلاوت کی ابتداء ہی کسی سورت سے کی جائے تو دونوں کو پڑھنا چاہیے۔

# اصطلاحاتِ ضروریہ

۱۔ **حروف:** الف سے یا تک تمام حروف ہیں جن کی تعداد انتیس (۲۹) ہے۔

۲۔ **حروف متشابہ:** جن کی شکل ملتی جُلتی ہو، صرف نقطے کا فرق ہو جیسے ب، ت وغیرہ۔

۳۔ **حروف غیر متشابہ:** جن کی شکل ایک دوسرے سے ملتی جُلتی نہ ہو جیسے ب، ج وغیرہ

۴۔ **حروف قریب الصوت:** جن کی آواز دوسرے حرف سے ملتی ہو جیسے ت، ط وغیرہ۔

۵۔ **حروف بعید الصوت:** جن کی آواز دوسرے حرف سے نہ ملتی ہو جیسے ح، د، ج وغیرہ

۶۔ **حروف معجمہ یا منقوطہ:** نقطے والے حروف جیسے ب، ج وغیرہ

۷۔ **حروف مہملہ یا غیر منقوطہ:** جن پر نقطہ نہ ہو جیسے ح، د، ر، وغیرہ۔

۸۔ **حروف فوقانی:** جن کے اوپر نقطہ ہو جیسے ت، خ وغیرہ

۹۔ **حروف تحتانی:** جن کے نیچے نقطہ ہو جیسے ب وغیرہ

۱۰۔ **حروف متوسطہ:** جن کے درمیان نقطہ ہو جیسے ج وغیرہ۔

۱۱۔ **حروفِ حلقی:** وہ حروف جو حلق سے اَدا ہوتے ہیں جیسے ء، ہ، ع، ح، غ، خ۔

۱۲۔ **حروفِ لہاتیہ:** وہ حروف جو کوّے سے متصل زبان کی جڑ اور تالو سے اَدا ہوں ق، ک۔

۱۳۔ **حروف شَجَریہ:** وہ حروف جو وسطِ زبان اور مقابل کے تالو سے اَدا ہوتے ہیں ج، ش، ی وغیرہ۔

۱۴۔ **حروفِ حافیہ:** وہ حرف جو زبان کے بغلی کنارہ سے نکلتا ہے ض۔

۱۵۔ **حروفِ طرفیہ یا ذَلقیہ:** وہ حروف جو زبان کے کنارے سے نکلتے ہیں ل، ن، ر۔

۱۶۔ **حروفِ نطعیہ:** وہ حروف جو تالو کے اگلے حصے سے نکلتے ہیں ت، د، ط۔ تالو کے اگلے حصے

کو نطع کہتے ہیں۔

۱۷۔حروفِ لثویہ: ث، ذ، ظ۔ یہ حروف جن دانتوں کے سروں سے ادا ہوتے ہیں وہ دانت لثہ یعنی مسوڑھوں میں لگے ہوتے ہیں۔

۱۸۔حروفِ اسلیہ: وہ حروف جو زبان کی نوک سے اَدا ہوتے ہیں، اَلْاَسْلَۃُ کے معنی ہیں زبان کی نوک، ر۔س۔ص۔

۱۹۔حرفِ بحری: وہ حرف جو ہونٹوں کی تری سے نکلے جیسے ب۔

۲۰۔حرفِ برّی: وہ حرف جو ہونٹوں کی خشکی سے نکلے جیسے م۔

۲۱۔حروف شفویہ: وہ حروف جو ہونٹوں سے اَدا ہوں ب، م، و، ف۔

۲۲۔حروف مَدّہ یا ہوائیہ: وہ حروف جو ہوا پر ختم ہوں الف، و، ی ساکن، ماقبل حرکتِ موافق۔

۲۳۔حروفِ لین: وہ حروف جو نرمی سے ادا ہوں واو، یا ساکن ماقبل مفتوح۔

۲۴۔حروفِ متحد المخرج: وہ حروف جن کا مخرج ایک ہو جیسے ت، د، ط۔

۲۵۔حروفِ مختلف المخرج: وہ حروف جن کے مخرج الگ الگ ہوں جیسے ب، ج۔

۲۶۔حروف متحد المخرج و متحد والصِفَات:

وہ حروف جن کا مخرج اور صفات ایک ہوں جیسے مَدَدَ میں دال۔

۲۷۔حروف مختلف الصِفَات و مختلفُ المخارج:

جن کے مخارج بھی جدا جدا اور صفات بھی جدا ہوں جیسے ث، طا وغیرہ۔

۲۸۔حروف متحد المخرج اور مختلف الصفات:

وہ حروف جن کا مخرج تو ایک ہو مگر صفات الگ الگ ہو، ث، ظا وغیرہ۔

۲۹۔حرکت: زیر، زبر اور پیش کو کہتے ہیں۔

۳۰۔متحرک: جس حرف پر زیر، زبر یا پیش ہو۔

۳۱۔فتحہ: زبر کو کہتے ہیں اور جس حرف پر فتحہ ہو اُسے مفتوح کہتے ہیں۔

۳۲۔کسرہ: زیر کو کہتے ہیں اور جس حرف کے نیچے کسرہ ہو اُسے مکسور کہتے ہیں۔

۳۳۔ضمہ: پیش کو کہتے ہیں اور جس پر ضمہ ہو اسے مضموم کہتے ہیں۔

۳۴۔ **سکون:** جزم کو کہتے ہیں اور جس حرف پر سکون ہو اُسے ساکن کہتے ہیں۔

۳۵۔ **تشدید:** شدّ کو کہتے ہیں، جس حرف پر شدّ ہو اُسے مشدّد کہتے ہیں۔

۳۶۔ **تنوین:** ً ٍ ٌ دوزبر، دوزیر اور دوپیش کو کہتے ہیں اور جس حرف پر تنوین ہو اُسے مُنوّن کہتے ہیں۔

۳۷۔ **حروفِ ممدودہ:** جن پر مدّ ہو۔

۳۸۔ **فتحہ اشباعی:** کھڑی زبر کو کہتے ہیں۔

۳۹۔ **کسرہ اور ضمہ اشباعی:** کھڑی زیر اور اُلٹی پیش کو کہتے ہیں۔

۴۰۔ **اِمالہ:** الف کو یا اور زبر کو زیر کی طرف مائل کر کے پڑھنا جیسے **مَجْرٖےهَا**

۴۱۔ **ماقبل:** حرف سے پہلے حرف کو ماقبل کہتے ہیں۔

۴۲۔ **مابعد:** حرف کے بعد والے حرف کو مابعد کہتے ہیں۔

۴۳۔ **حروف قمریہ:** جن حروف سے پہلے لام تعریف پڑھا جائے جیسے **اَلْبَلَاغ اَلْكِتَابُ** وغیرہ۔ یہ حروف چودہ ہیں جن کا مجموعہ ہے **اَبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَةً**۔

۴۴۔ **حروفِ شمسیہ:** جن حروف سے پہلے لامِ تعریف نہ پڑھا جائے جیسے **اَلرَّحْمٰنُ، اَلثَّاقِبُ** وغیرہ۔ حروفِ شمسی بھی چودہ ہیں جو حروفِ قمری کے علاوہ ہیں۔

۴۵۔ **وقف:** کسی کلمے کے آخری حرف پر سانس، آواز دونوں کو توڑ کر ٹھہر جانا اور اگر وہ متحرک ہے تو اسے ساکن کر دینا۔

۴۶۔ **موقوف علیہ:** جس حرف پر وقف کیا جائے۔

۴۷۔ **وقف بالاسکان:** جس حرف پر وقف کیا، اس کو ساکن کر دینا۔ یہ تینوں حرکتوں پر ہوتا ہے۔

۴۷۔ **وقف بالرّوم:** جس حرف پر وقف کیا، اس کو تھوڑی سی حرکت دینا، یہ زیر اور پیش میں ہوتا ہے۔

۴۹۔ **وقف بالاشمام:** جس حرف پر وقف کیا، اس کو ساکن کر کے ہونٹوں سے پیش کی طرف اشارہ کرنا، یہ ضمہ میں ہوتا ہے۔

۵۰۔ **اِبتداء:** جس کلمے پر وقف کیا پھر اس سے آگے پڑھنا۔

۵۱۔ **اِعادہ:** جس کلمے پر وقف کیا، ربط کلام کے لیے اس سے یا اس سے پہلے والے کلمے سے پڑھنا۔

۵۲۔ **اظہار:** نون ساکن، نون تنوین اور میم ساکن کو بغیر غنہ کے پڑھنا۔

۵۳۔ **غُنّہ:** ناک میں آواز لے جا کر پڑھنا۔

۵۴۔ اِدغام: دو حرفوں کو مِلا کر ایک کر دینا۔

۵۵۔ مدغم: وہ حرف جسے دوسرے حرف میں مِلا دیا جائے۔

۵۶۔ مدغم فیہ: جس حرف میں مِلا دیا جائے۔

۵۷۔ اِبدال: ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینا۔

۵۸۔ اِقلاب: نون ساکن اور نون تنوین کو میم سے بدل دینا۔

۵۹۔ اِخفاء: ادغام اور اظہار کی درمیانی حالت۔

۶۰۔ تفخیم: حروف کو پُر پڑھنا۔

۶۱۔ ترقیق: حروف کو باریک پڑھنا۔

۶۲۔ ترتیل: بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا۔

۶۳۔ حَدر: جلدی جلدی پڑھنا جس سے تجوید نہ بگڑے۔

۶۴۔ تدویر: ترتیل اور حَدر کی درمیانی رفتار سے پڑھنا۔

۶۵۔ استعاذہ: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ پڑھنا۔

۶۶۔ بَسمَلہ: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ پڑھنا۔

۶۷۔ مَدّ: حرف کو اس کی اصلی مقدار سے لمبا کر کے پڑھنا۔

۶۸۔ قصر: حرف کو بغیر مد کے اس کی اصلی مقدار جتنا پڑھنا۔

۶۹۔ مخارِج: منہ کے وہ حصے جہاں سے حروف اَدا ہوتے ہیں۔

## نوٹ

بہتر ہے کہ استاد صاحب طلباء کو سہولت کے لئے مثالوں سے ان کی وضاحت فرمائیں۔

# حروفِ تہجی کے بیان

کُل حروف انتیس ہیں اوران کے نام اس طرح ہیں:

| ا/الف | ب/ب | ت/ت | ث/ث | ج/جیم | ح/ح |
|---|---|---|---|---|---|
| خ/خ | د/دال | ذ/ذال | ر/ر | ز/ز | س/سین |
| ش/شین | ص/صاد | ض/ضاد | ط/ط | ظ/ظ | ع/عین |
| غ/غین | ف/ف | ق/قاف | ک/کاف | ل/لام | م/میم |
| ن/نون | و/واؤ | ہ/ہ | ء/ھمزہ | ی/یا | |

نوٹ: تین حرفی حروف اپنے ناموں کے ساتھ صرف مقطعات میں پڑھے جاتے ہیں۔

# حرکات کے اَدا کرنے کا طریقہ

فتحہ: زبر کو کہتے ہیں، یہ حرکت منہ اور آواز کو کھول کر اَدا ہوتی ہے جیسے تَ۔

کسرہ: زِیر کو کہتے ہیں، یہ حرکت منہ اور آواز کو نیچے گرا کر ادا ہوتی ہے جیسے تِ۔

ضمّہ: پیش کو کہتے ہیں، یہ حرکت ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے اَدا ہوتی ہے جیسے تُ۔

نیز اِن حرکات کو دُگنی مقدار میں اَدا کرنے سے الف، واؤ اور یائے مَدّہ پیدا ہوتے ہیں۔ اور حروفِ مَدّہ کو نصف مقدار میں اَدا کرنے سے یہ حرکات پیدا ہوجاتی ہیں۔

# مخارج حروف کا نقشہ

# مخارِج حروف

## اُصولِ مخارج

اُصولِ مخارج پانچ ہیں

۱۔ حلق ۲۔ لِسان ۳۔ شَفَتَین ۴۔ جَوفِ دہن ۵۔ خَیشوم

اب تمام حروف کو ان کے صحیح مخارج سے بمع اَمْثِلَہ ساکن و متحرک بیان کیا جاتا ہے۔

## حَلق

حَلق کے تین حصے ہیں: (۱) انتہائے حلق (۲) وسطِ حلق (۳) ابتدائے حلق

### پہلا مخرج:

**انتہائے حلق:** یہ (ء) اور (ہ) کا مخرج ہے

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ء | ءَ | ءِ | ءُ | فَأْتُوْا | بِئْسَمَا | يُؤْمِنُوْنَ |
| ہ | ہَ | ہِ | ہُ | تَهْتَدُوْا | اِهْدِنَا | مُهْتَدِيْنَ |

### مرکبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ء | يَسْئَلُ | سُئِلَ | يُنَبِّئُهُمْ | فَأْتُوْا | بِئْسَمَا | يُؤْمِنُوْنَ |
| ہ | اَشْهَدُ | رَبِّهِمْ | مِنْهُمْ | تَهْتَدُوْا | اِهْدِنَا | مُهْتَدِيْنَ |

**دوسرا مخرج:** وسطِ حلق: یہ ع اور ح کا مخرج ہے

## مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ع | عَ | عِ | عُ | اَعْ | اِعْ | اُعْ |
| ح | حَ | حِ | حُ | اَحْ | اِحْ | اُحْ |

## مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ع | اَنْعَمْتَ | عِلْمٌ | عُلُوْمٌ | يَعْلَمُ | اِعْلَمُوْا | اُعْبُدُوا اللهَ |
| ح | حَمِدَ | رَحِمَ | حُكْمٌ | اَحْمَدُ | اِحْسَانٌ | مُحْسِنٌ |

**تیسرا مخرج:** ابتدائے حلق۔ یہ غ اور خ کا مخرج ہے

## مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| غ | غَ | غِ | غُ | اَغْ | اِغْ | اُغْ |
| خ | خَ | خِ | خُ | اَخْ | اِخْ | اُخْ |

## مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| غ | غَفُوْرٌ | صَغِيْرٌ | غُرُوْبٌ | مَغْفِرَةٌ | اِسْتِغْفَارٌ | طُغْيَانًا |
| خ | خَوْفٌ | اٰخِرٌ | خُلُقٌ | مَخْلُوْقٌ | اِخْوَةٌ | يُخْرِجُ |

مندرجہ بالا مخارج کے چھ حروف کو حروفِ حلقی کہتے ہیں۔

۲۔ لِسَانٌ (زبان) زبان کے تین حصے ہیں:

(۱) زبان کی جڑ (۲) وسطِ زبان (۳) نوکِ زبان

**چوتھا مخرج:** زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصہ، یہ (ق) کا مخرج ہے۔

## مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ق | قَ | قِ | قُ | اَقْ | اِقْ | اُقْ |

## مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ق | قَالَ | قِيْلَ | قُلْ | اَقْرَبُ | اِقْتَرَبَ | يُقْرِضُ |

**پانچواں مخرج:** (ق) کے مخرج سے تھوڑا سامنہ کی طرف ہٹ کر زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ یہ ك کا مخرج ہے۔

## مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ك | كَ | كِ | كُ | اَكْ | اِكْ | اُكْ |

## مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ك | كَتَبَ | كِتَابٌ | كُتِبَ | تَكْتُمُوْنَ | اِكْرَامٌ | شُكْرٌ |

**چھٹا مخرج:** وسطِ زبان اور وسطِ تالو۔ یہ ج اور ش اور ی[1] (غیر مدہ) کا مخرج ہے۔

---

[1] اس یا سے مراد وہ یا ہے جو خود متحرک ہو یا خود ساکن ہو اور ماقبل مفتوح ہو کیونکہ یائے مدہ کا مخرج جوفِ دہن ہے۔

## مفردات

| ساکن ماقبل مضموم | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مفتوح | مضموم | مکسور | مفتوح | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| اُجْ | اِجْ | اَجْ | جُ | جِ | جَ | ج |
| اُشْ | اِشْ | اَشْ | شُ | شِ | شَ | ش |
| | اِیْ | اَیْ | یُ | یِ | یَ | ی |

## مرکّبات

| ساکن ماقبل مضموم | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مفتوح | مضموم | مکسور | مفتوح | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| تُجْزِیْ | رِجْزًا | تَجْعَلُ | وُجُوْهٌ | جِهَادٌ | جَهَدَ | ج |
| مُشْفِقُوْنَ | عِشْرُوْنَ | یَشْعُرُوْنَ | شُهَدَاءُ | شِقَاقٌ | شَهِدَ | ش |
| | | بَیْعٌ | یُخٰدِعُوْنَ | بَیِّنَاتٌ | یَفْعَلُ | ی |

نوٹ: یا ساکن ماقبل مکسور میں یا مدہ ہوجاتی ہے اور یا ساکن ماقبل مضموم کی کوئی مثال نہیں۔

اس کے بعد جو حروف ہیں ان کا تعلق دانتوں سے بھی ہے اس لیے دانتوں کی اقسام بیان کی جاتی ہیں۔

# دانتوں کی اقسام

کُل دانت بتیس ہیں، ان کی چھ اقسام ہیں:

۱۔ **ثنایا:** سامنے کے دو اوپر اور دو نیچے والے دانت۔ اوپر والے دانتوں کو ثنایا عُلیا اور نیچے والے دانتوں کو ثنایا سُفلی کہتے ہیں۔

۲۔ **رباعیات:** ثنایا کے دائیں اور بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار دانت۔

۳۔ **اَنیاب:** رباعیات کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار دانت۔

۴۔ **ضَواحِک:** انیاب کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک کُل چار داڑھیں۔

۵۔ **طواحن**: ضَواحِک کے دائیں بائیں اوپر نیچے تین تین، کُل بارہ داڑھیں۔

۶۔ **نواجذ**: طواحن کے دائیں بائیں اوپر نیچے ایک ایک، کُل چار داڑھیں۔

## ساتوں مخرج (حافۂ لسان)

یعنی زبان کا بغلی کنارہ جو حلق کی طرف ہے اس کے دائیں یا بائیں اوپر کی داڑھوں کی جڑیں، یہ (ض) کا مخرج ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ض | ضَ | ضِ | ضُ |

### مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ض | ضَرَبَ | رَضِیَ | ضُرِبَتْ | یَضْرِبُ | اِضْرِبْ | مُضْعِفُوْنَ |

## آٹھواں مخرج

طرفِ لسان اور ضواحک سے ثنایا تک مقابل کا تالو، یہ (ل) کا مخرج ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ل | لَ | لِ | لُ |

### مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ل | فَعَلَ | ذٰلِكَ | یَفْعَلُ | جَعَلْنَا | عِلْمٌ | قُلْنَا |

## نواں مخرج

لام کے مخرج سے تھوڑا سامنہ کی طرف ہٹ کر اَنیاب سے ثنایا تک مقابل کا تالو، یہ ن کا مخرج ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ن | نَ | نِ | نُ |

### مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ن | مَنَعَ | حَنِیْفَ | نُؤْمِنُ | اَنْتُمْ | مِنْکُمْ | کُنْتُمْ |

## دسواں مخرج

نوکِ زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو، یہ راء کا مخرج ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ر | رَ | رِ | رُ |

### مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ر | اَمَرَ | فَرِحَ | کَرُمَ | یَرْزُقُ | اُمِرْتُ | مُرْسَلُ |

## گیارہواں مخرج:

نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں، یہ ت، د، ط کا مخرج ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ت | تَ | تِ | تُ |
| د | دَ | دِ | دُ |
| ط | طَ | طِ | طُ |

### مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ت | كَتَبَ | كُتِبَ | يَكْتُبُ | يَتْلُوْا | فِتْنَةٌ | اُتْلُ |
| د | اٰدَمُ | دِمَآءٌ | اَلْحَمْدُ | قَدْ | اِدْفَعْ | يُدْرِكُ |
| ط | طَبَقَ | بَاطِلٌ | يَطُوْفُ | مَطْلُوْبٌ | اِطْعَامٌ | مُطْمَئِنَّ |

## بارہواں مخرج

نوکِ زبان اور ثنایا علیا کے کنارے، یہ ث، ذ، ظ کا مخرج ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ذ | ذَ | ذِ | ذُ |
| ث | ثَ | ثِ | ثُ |
| ظ | ظَ | ظِ | ظُ |

# مرکبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ذ | ذَهَبَ | اُذِنَ | يَأْخُذُ | يَذْهَبُ | اِذْهَبْ | مُذْنِبِيْنَ |
| ث | ثَمَرَاتٌ | اُثِمِيْنَ | يُغَاثُ | اَثْمَرَ | مِثْلُ | وُثْقَى |
| ظ | ظَهَرَ | ظِلَالٌ | يَنْظُرُوْنَ | يَظْلِمُ | حَافِظٌ | يُظْلِمُوْنَ |

## تیرھواں مخرج

نوکِ زبان اور ثنایا سفلی کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا، یہ ز، س، ص کا مخرج ہے۔

# مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ز | زَ | زِ | زُ |
| س | سَ | سِ | سُ |
| ص | صَ | صِ | صُ |

# مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ز | وَزَنَ | تَزِرُ | زُبُرُ | وَازْدَادُوْا | رِزْقٌ | جُزْءٌ |
| س | كَسَبَ | يَكْسِبُ | سُئِلَ | اَسْلَمَ | اِسْحٰقُ | مُسْتَقِيْمَ |
| ص | صَدَقَ | صِرَاطٌ | صُدُوْرٌ | اَصْدَقُ | مِصْبَاحٌ | مُصْلِحُوْنَ |

# ۳۔ شَفَتَیْنِ

## چودھواں مخرج

ثنایا علیا کے کنارے اور نچلے ہونٹ کا تَر حصہ، یہ ف کا مخرج ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ف | فَ | فِ | فُ |

### مرکّبات

| | مفتوح | مکسور | مضموم | ساکن ماقبل مفتوح | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مضموم |
|---|---|---|---|---|---|---|
| ف | فَسَدَ | مَغْفِرَةٌ | فُتِحَتْ | يَفْعَلُ | مِفْتَاحٌ | مُفْلِحُوْنَ |

## پندرھواں مخرج:

دونوں ہونٹ، یہ ب، م، واو غیر مدہ کا مخرج ہے۔

دونوں ہونٹوں کے تَر حصوں سے: ب۔

دونوں ہونٹوں کے خُشک حصوں سے: م۔

دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے واو غیر مدّہ یعنی واو لین اور واو متحرک ادا ہوتی ہے۔

### مفردات

| | مفتوح | مکسور | مضموم |
|---|---|---|---|
| ب | بَ | بِ | بُ |
| م | مَ | مِ | مُ |
| و | وَ | وِ | وُ |

# مرکّبات

| ساکن ماقبل مضموم | ساکن ماقبل مکسور | ساکن ماقبل مفتوح | مضموم | مکسور | مفتوح | |
|---|---|---|---|---|---|---|
| يُبْصِرُوْنَ | اِبْرَاهِيْمُ | قَبْلُ | حَسْبُنَا | حَبِطَ | ضَرَبَ | ب |
| كُنْتُمْ | اِمْلَاءُ | اَمْرُنَا | يَحْكُمُ | سَمِعَ | مَنَعَ | م |
| | | جَوْفٌ | وُجُوْهٌ | وِلْدَانٌ | وَعَدَ | و |

## ۴۔ جوفِ دَہن

### سولھواں مخرج

جوفِ دَہن، یہ حروفِ مدّہ کا مخرج ہے۔

حروفِ مدّہ تین ہیں الف۔ و۔ ی۔ یعنی الف ساکن ماقابل مفتوح (ی)
ساکن ماقبل مسکور، واوَ ساکن ماقابل مضموم، مثلاً نُوْحِيْهَا یہ تینوں حروف مدہ کی اکٹھی مثال ہے۔

## ۵۔ خیشوم

### سترھواں مخرج

خیشوم یعنی ناک کا بانسہ، یہ غُنّہ کا مخرج ہے۔

## صفاتِ حروف

حروف کی صحیح ادائیگی اور ایک حرف کو دوسرے سے صحیح طور پر ممتاز کرنے کے لیے مخارج کی طرف حروف کی کچھ صفات بھی ہیں۔ صفات، صفت کی جمع ہے، صفت اس خاص کیفیت کو کہتے ہیں جو کسی شے کے ساتھ قائم ہو۔

اصطلاحِ تجوید میں صفت حرف کی اُس حالت یا کیفیت کو کہتے ہیں جس سے حرف کا پُر یا باریک ہونا، قوی یا ضعیف ہونا وغیرہ معلوم ہو اور جس سے ایک مخرج کے چند حروف میں تمیز

ہو جائے مثلاً ت، ط۔ ان کا مخرج تو ایک ہے مگر تاء صفتِ استفال اور انفتاح کی وجہ سے باریک اور ط صفتِ استعلاء اور اطباق کی وجہ سے پُر پڑھا جاتا ہے۔

صفات کی دو قسمیں ہیں: (۱) صفاتِ لازمہ (۲) صفاتِ عارضہ

## صفاتِ لازمہ

جو حرف کے لیے ہر وقت ضروری ہوں اور بغیر ان کے حرف اَدا نہ ہو سکے مثلاً اگر دال میں صفتِ قلقلہ اَدا نہ ہو تو دال اَدا ہی نہ ہو گی۔

## صفاتِ عارضہ

جو حرف کے لیے کبھی ہوں اور کبھی نہ ہوں، ان کے بغیر بھی حرف ادا ہو سکتا ہے، صرف حرف کی تحسین نہ رہے مثلاً (ر) اگر مکسور ہو تو باریک، اور اگر مفتوح و مضموم ہو تو پُر پڑھی جاتی ہے مثلاً رَبُّكَ، يَحْشُرُ۔

# صفاتِ لازمہ کی اقسام

۱۔ صفاتِ لازمہ متضادّہ ۲۔ صفات لازمہ غیر متضادہ

## ۱۔ صفاتِ لازمہ متضادّہ:

جو ایک دوسرے کی ضِد ہوں (یہ دس ہیں)

| صفت | | ضِدّ |
|---|---|---|
| ۱۔ ہمس | | ۶۔ جہر |
| ۲۔ شدّت، | ان کے درمیان ایک صف توسط ہے | ۷۔ رخاوت |
| ۳۔ استعلاء | | ۸۔ استفال |
| ۴۔ اطباق | | ۹۔ انفِتاح |
| ۵۔ اذلاق | | ۱۰۔ اِصمات |

**ہمس :** لغوی معنیٰ : پستی ، اصطلاح تجوید میں پست اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں ، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ، ان کو حروفِ مہموسہ کہتے ہیں ، حروف مہموسہ کو اَدا کرتے وقت سانس آہستگی سے جاری رہتا ہے جس کی وجہ سے آواز میں پستی اور کمزوری پائی جاتی ہے ، حروف مہموسہ دس ہیں جن کا مجموعہ **فَحَثَّهٗ شَخْصٌ سَكَتْ** ہے۔

**جہر :** یہ صفت ہمس کی ضد ہے۔

لغوی معنیٰ : اونچائی ۔ اصطلاحِ تجوید میں بلند اور قوی آواز کو کہتے ہیں ، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے اِن حروف کو مجہورہ کہا جاتا ہے ، حروف مجہورہ کو اَدا کرتے وقت سانس رُک جاتا ہے ۔ جس کی وجہ سے آواز میں بلندی اور قوت پائی جاتی ہے ۔ حروفِ مہموسہ کے علاوہ باقی انیس حروف مجہورہ ہیں ۔

**شدت :** لغوی معنی سختی ، اصطلاحِ تجوید میں سخت اور قوی آواز کو کہتے ہیں ، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ، ان کو حروفِ شدیدہ کہا جاتا ہے ، حروفِ شدیدہ کو اَدا کرتے وقت آواز مخرج میں بند ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں شدت اور قوت پائی جاتی ہے ۔ حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں جن کا مجموعہ **اَجِدُ قَطٍ بَكَتْ** ۔

**رخاوت :** یہ صفت شدت کی ضد ہے ۔ لغوی معنی نرمی اور اصطلاحِ تجوید میں نرم اور ضعیف آواز کو کہتے ہیں ۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف رخوہ کہا جاتا ہے ، حروف رِخوہ کو اَدا کرتے وقت آواز مخرج میں جاری رہتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں نرمی اور ضُعف پایا جاتا ہے ، حروفِ شدیدہ اور متوسط کے علاوہ باقی سولہ حروف رِخوہ ہیں ۔

**توسط :** لغوی معنی درمیان ، اصطلاحِ تجوید میں شدت اور رخاوت کی درمیانی حالت کے ساتھ پڑھنے کو کہتے ہیں ، جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ، ان کو حروفِ متوسط کہا جاتا ہے ۔ حروفِ متوسط کو اَدا کرتے وقت نہ تو آواز پورے طور پر بند ہوتی ہے کہ شدت پیدا ہو جائے اور نہ ہی

پورے طور پر جاری رہتی ہے کہ رخاوت پیدا ہو جائے بلکہ اس کی درمیانی حالت رہتی ہے۔حروف متوسط پانچ ہیں جن کا مجموعہ ہے لِنْ عُمَرْ۔

**اِستعلاء:** لغوی معنی، بلندی چاہنا۔ اصطلاحِ تجوید میں زبان کی جڑ کے تالو کی طرف بلند ہونے کو کہتے ہیں۔جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ مستعلیہ کہا جاتا ہے۔ اِن حروف کو اَدا کرتے وقت زبان کی جڑ تالو کی طرف بلند ہوتی ہے اس لیے یہ حروف پُر پڑھے جاتے ہیں۔ یہ حروف سات ہیں جن کا مجموعہ خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ ہے۔

**اِستفال:** یہ استعلاء کی ضد ہے۔اس کے لغوی معنی ''نیچائی چاہنا''۔اصطلاحِ تجوید میں زبان کی جڑ کے تالو کی طرف نہ اُٹھنے کو کہا جاتا ہے۔جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف مستفلہ کہا جاتا ہے۔حروف مستفلہ کو ادا کرتے وقت زبان کی جڑ کو تالو کی طرف بلند نہیں ہوتی بلکہ نیچے رہتی ہے، اسی وجہ سے یہ حروف باریک پڑھے جاتے ہیں۔حروفِ مستعلیہ کے علاوہ باقی بائیس حروف مستفلہ ہیں۔

**اِطباق:** لغوی معنی مِلنا یا چپٹنا۔اصطلاحِ تجوید میں زبان کے پھیل کر تالو سے چپٹ جانے یا مِل جانے کو کہتے ہیں۔جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروفِ مُطبِقہ کہا جاتا ہے، ان حروف کو اَدا کرتے وقت زبان تالو سے مِل جاتی ہے جس کی وجہ سے یہ حروف بہت ہی پُر پڑھے جاتے ہیں،حروفِ مُطبِقہ چار ہیں صاد،ضاد،طا،ظا۔

**انفتاح:** یہ اطباق کی ضِد ہے۔لغوی معنی کھلا رہنا۔اصطلاح تجوید میں زبان کے تالو سے جُدا رہنے کو کہتے ہیں۔جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے، ان کو حروف منفتحہ کہا جاتا ہے۔ اِن حروف کو اَدا کرتے وقت زبان تالو سے جُدا رہتی ہے۔حروفِ مطبقہ کے علاوہ باقی پچیس حروف منفتحہ ہیں۔

**اِذلاق:** لغوی معنی کنارہ۔اصطلاح تجوید میں حروف کا دانتوں، ہونٹوں یا زبان کے کناروں

سے پھسل کر سہولت سے اُدا ہونے کو کہتے ہیں حروف مذلقہ اپنے مخرج سے پھسل کر سہولت سے ادا ہوتے ہیں۔ حروفِ مذلقہ چھ ہیں جن کا مجموعہ فَرَّ مِنْ لُبِّ ہے۔

**اِصمات:** یہ اِذلاق کی ضد ہے۔ لغوی معنی رُکنا، اصطلاح تجوید میں حروف کے اپنے مخارج سے جم کر مضبوطی سے اُدا ہونے کو کہا جاتا ہے۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف **مُصْمِتہ** کہتے ہیں، یہ حروف اپنے مخارج سے جم کر مضبوطی سے اُدا ہوتے ہیں۔ حروفِ **مُذْلِقَہ** کے علاوہ تیئس ۲۳ حروف **مُصْمِتَہ** ہیں۔

## صفات لازمہ مُتضادہ کا خلاصہ

| | | |
|---|---|---|
| حروفِ مہموسہ دس ہیں | فَحَثَّہٗ شَخْصٌ سَکَتْ | باقی انیس حروف مجہورہ ہیں۔ |
| حروفِ شدیدہ آٹھ ہیں | اَجِدُ قَطٍ بَکَتْ | |
| حروف متوسطہ پانچ ہیں | لِنْ عُمَرْ | باقی سولہ حروف رِخوہ ہیں |
| حروف مستعلیہ سات ہیں | خُصَّ ضَغْطٍ قِظْ | باقی بائیس حروف مستفلہ ہیں |
| حروفِ مُطبقہ چار ہیں | صَادْ۔ ضَاد۔ طَ۔ ظَ | باقی پچیس حروف منفتحہ ہیں |
| حروف مذلقہ چھ ہیں | فَرَّ مِنْ لُبْ | باقی تیئس حروف مصمتہ ہیں |

# صفات لازِمہ غیر متضادہ کی اقسام

صفات لازمہ غیر متضادہ کی پانچ قسمیں ہیں:

(۱) صفیر (۲) قلقلہ (۳) تکریر (۴) تفشی (۵) استطالت

**۱۔صَفیر:** لغوی معنی سیٹی، اِصطلاحِ تجوید میں سیٹی کی طرح تیز آواز کو کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف صفیرہ کہا جاتا ہے۔ ان حروف کو اَدا کرتے وقت آواز سیٹی کی طرح نکلتی ہے۔ یہ تین حروف ہیں ز ا۔س۔ص۔

**۲۔قلقلہ:** لغوی معنی جنبش، اصطلاحِ تجوید میں حروف کے سکون کے وقت ان کے مخرج میں پیدا ہونے والی جنبش کو قلقلہ کہتے ہیں۔ جن حروف میں یہ صفت پائی جاتی ہے ان کو حروف قلقلہ کہا جاتا ہے، ان حروف کو اَدا کرتے وقت سکون کی حالت میں اُن کے مخرج میں جنبش پیدا ہوتی ہے۔ حروفِ قلقلہ پانچ ہیں جن کا مجموعہ **قُطْبُ جَدٍّ** ہے۔

**۳۔تکریر:** لغوی معنیٰ کسی چیز کا بار بار ہونا۔ اصطلاحِ تجوید میں نوکِ زبان میں کپکپاہٹ پیدا ہونے کو کہتے ہیں، یہ صفت صرف را میں پائی جاتی ہے اور اس کی ادائیگی کے لیے اصل تکرار سے بچنا چاہیے، صرف نوکِ زبان میں ہلکی سی کپکپاہٹ پیدا ہونی چاہیے۔

**۴۔تفشی:** لغوی معنی پھیلنا۔ اصطلاحِ تجوید میں منہ میں آواز کے پھیلنے کو کہتے ہیں۔ یہ صفت صرف شین میں پائی جاتی ہے اور شین کو اَدا کرتے وقت آواز منہ میں پھیل جاتی ہے۔

**۵۔اِستطالت:** لغوی معنیٰ لمبائی چاہنا، اصطلاحِ تجوید میں حرف کے مخرج میں دیر تک آواز کے جاری رہنے کو کہتے ہیں، یہ صفت صرف ضاد میں پائی جاتی ہے۔ ضاد کو ادا کرتے وقت زبان شروع مخرج سے آخر مخرج تک آہستہ آہستہ لگتی ہے جس کی وجہ سے آواز میں طوالت پیدا ہوتی ہے۔

# نقشۂ مخارِج حُروف وصفاتِ حُروف

ہر حرف میں صفاتِ لازمہ متضادہ میں سے کوئی نہ کوئی صفت ضرور ہوگی اور جس حرف میں جو صفت ہوگی، اس کی ضد اس حرف میں نہیں ہو سکے گی۔ اِس لحاظ سے ہر حرف میں صفاتِ لازمہ متضادہ میں سے پانچ صفتیں تو ضرور ہوں گی۔

# نقشہ

| حروف | مخارج | صفات لازمہ | | | | | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| الف | جوفِ دہن | جہر | رخاوت | استفال | انفتاح | اصمات | مدیت |
| ب | دونوں ہونٹوں کی تری سے | جہر | شدت | استفال | انفتاح | اذلاق | قلقلہ |
| ت | نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں | ہمس | شدت | استفال | انفتاح | اصمات | |
| ث | نوکِ زبان اور ثنا علیا کے کنارے | ہمس | رخاوت | استفال | انفتاح | اصمات | |
| ج | درمیان زبان درمیان تالو | جہر | شدت | استفال | انفتاح | اصمات | قلقلہ |
| ح | وسطِ حلق | ہمس | رخاوت | استفال | انفتاح | اصمات | |
| خ | ابتدائے حلق | ہمس | رخاوت | استعلاء | انفتاح | اصمات | |
| د | نوکِ زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں | جہر | شدت | استفال | انفتاح | اصمات | قلقلہ |
| ذ | نوکِ زبان اور ثنایا علیا کے کنارے | جہر | رخاوت | استفال | انفتاح | اصمات | قلقلہ |
| ر | نوکِ زبان مائل بہ پشت اور مقابل کا تالو | جہر | توسط | استفال | انفتاح | اذلاق | تکریر |
| ز | نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا | جہر | رخاوت | استفال | انفتاح | اصمات | صفیر |

| س | نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا | ہمس | رخاوت | استفال | انفتاح | اِصمات | صفیر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| ش | درمیان زبان درمیان تالو | ہمس | رخاوت | استفال | اِنفتاح | اصمات | تفشی |
| ص | نوکِ زبان اور ثنایا سفلیٰ کے کنارے مع اتصال ثنایا علیا | ہمس | رخاوت | استعلاء | اطباق | اصمات | صفیر |
| ض | حافۂ لسان یعنی زبان کا بغلی کنارے اور اوپر کی داڑھوں کی جڑیں | جہر | رخاوت | استعلاء | اطباق | اصمات | استطالت |
| ط | نوک زبان اور ثنایا علیا کی جڑیں | جہر | شدّت | استعلاء | اطباق | اصمات | قلقلہ |
| ظ | نوکِ زبان ثنایا علیا کے کنارے | جہر | رخاوت | استعلاء | اطباق | اصمات | |
| ع | وسطِ حلق | جہر | توسط | استفال | انفتاح | اصمات | |
| غ | ابتدائے حلق | جہر | رخاوت | اِستعلاء | اِنفتاح | اصمات | |
| ف | ثنایا علیا کے کنارے اور شفتِ سفلیٰ کا تَرحصہ | ہمس | رخاوت | استِفال | انفتاح | اِذلاق | |
| ق | زبان کی جڑ اور تالو کا نرم حصہ | جہر | شدّت | استعلاء | اِنفتاح | اصمات | قلقلہ |
| ک | زبان کی جڑ اور تالو کا سخت حصہ | ہمس | شدّت | استفال | انفتاح | اصمات | |

| ل | طرفِ لسان اور ضواحک سے ثنایا علیا تک مقابل کا تالو | جہر | توسط | استفال | انفتاح | اِذلاق | |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| م | دونوں ہونٹوں کے خشک حصے | جَہر | توسط | استفال | انفتاح | اِذلاق | |
| ن | طرفِ لسان اور انیاب سے ثنایا تک مقابل کا تالو | جَہر | توسط | استفال | انفتاح | اِذلاق | |
| و (غیر مدّہ) | دونوں ہونٹوں کو گول کر کے ناتمام ملانے سے | جَہر | رخاوت | استفال | انفتاح | اِصمات | |
| و (مدّہ) | جوفِ دَہن | جَہر | رخاوت | اِستفال | اِنفتاح | اِصمات | مدیّت |
| ہ | انتہائے حلق | ہمس | رخاوت | استفال | انفتاح | اِصمات | |
| ی (غیر مدّہ) | درمیان زبان درمیان تالو | جَہر | رخاوت | استفال | انفتاح | اِصمات | مدیّت |
| ی (مدّہ) | جوفِ دَہن | جَہر | رخاوت | استفال | انفتاح | اِصمات | مدیّت |

# صفاتِ عارضہ کا بیان

صفاتِ عارضہ جو حروف میں کبھی ہوتی ہیں اور کبھی نہیں ہوتیں اور یہ صفات تمام حروف میں نہیں بلکہ بعض حروف میں ہوتی ہیں۔ جن حروف کی ادائیگی میں یہ صفات اَدا نہ ہوں گی، وہ حروف تو صحیح ہوں گے البتہ ان کی تحسین میں کمی آئے گی جیسے (ر) مفتوح ہو تو پُر اور مکسور ہو تو باریک پڑھی جاتی ہے۔ اس میں (ر) کی تحسین ہے اگر (ر) پُر کو باریک اور باریک کو پُر پڑھا جائے تو اس کی خوبصورتی ختم ہو جاتی ہے۔

صفاتِ عارضہ سترہ ہیں جو مختلف حالتوں میں مختلف حروف میں پائی جاتی ہیں اور یہ آٹھ

حروف (آوَیْرُ مَلّانِ) ہیں۔

## صفاتِ عارضہ یہ ہیں

۱۔ **ترقیق:** باریک پڑھنا

۲۔ **تفخیم:** پُر پڑھنا

۳۔ **ابدال:** بدلنا

۴۔ **تسہیل:** تحقیق[۱] اور ابدال کی درمیانی حالت

۵۔ **اِثبات:** حرف کو باقی رکھنا

۶۔ **حذف:** حرف کو ختم کرنا

۷۔ **مدّہ:** مدّ کرنا

۸۔ **اِمالہ:** فتحہ کو کسرے اور الف کو یاء کی طرف مائل کرنا۔

۹۔ **لِین:** مدّ کی طرح نرمی کرنا۔

۱۰۔ **غنّہ:** ناک میں آواز لے جا کر پڑھنا۔

۱۱۔ **اظہار:** حرف کو اس کے مخرج سے مع جمیع صفات پڑھنا۔

۱۲۔ **اِدغام:** مِلا دینا

۱۳۔ **قلب:** بدلنا

۱۴۔ **اِخفاء:** پوشیدہ کرنا یا بین الاظہار والادغام یعنی اظہار وادغام کی درمیانی حالت۔

۱۵۔ **ادغامِ شفوی:** میم کو میم میں مدغم کرنا

۱۶۔ **اِخفاء شفوی:** میم کے بعد (ب) ہو تو میم کو پوشیدہ کر کے پڑھنا

۱۷۔ **اظہارِ شفوی:** میم کے بعد نہ میم ہو نہ ب اور نہ الف، باقی چھتیس حروف میں سے کوئی حرف ہو۔

---

[۱] حرف کو اپنی اصلی حالت میں بغیر کسی تغیر کے پڑھنا: جیسے، ءَاَنْتُمْ

## نقشہ صفات عارضہ اور وہ حروف جن میں یہ صفات پائی جاتی ہیں

| ء | ا | و | ی | ن | م | ل | ر |
|---|---|---|---|---|---|---|---|
| | مدّہ | مدّہ | مدّہ | غنہ | غنہ | ترقیق | **تفخیم** |
| تحقیق | ترقیق | لین | لین | اظہار حلقی | اظہار شفوی | **تفخیم** | ترقیق |
| ابدال | **تفخیم** | تفخیم[1] | | ادغام مَعَ الْغُنّہ | ادغام مَعَ الْغُنّہ | | |
| تسہیل | امالہ کبریٰ یا صغریٰ | | | ادغام بلا غُنّہ | اِخفاءِ شفوی | | |
| اِثبات | اِثبات | اِثبات | اِثبات | قلب | | | |
| حذف | حذف | حذف | حذف | اِخفاء | | | |

# صفاتِ عارضہ کے اجراء کے قواعد

## نون ساکن اور تنوین کا فرق

۱۔ نون ساکن جو لکھا جاتا ہے اور پڑھا بھی جاتا ہے۔

۲۔ نون ساکن کلمے کے درمیان میں بھی آسکتا ہے اور آخر میں بھی۔

۳۔ نون ساکن اسم، فعل اور حرف تینوں میں آتا ہے۔

۴۔ نون ساکن وقف میں بھی پڑھا جاتا ہے اور وصل میں بھی۔

---

۱۔ تفخیم علی الاختلاف

# نونِ تنوین

۱۔ وہ نون ساکن جو لکھا نہیں جاتا مگر پڑھا جاتا ہے۔

۲۔ یہ کلمے کے آخر میں آتا ہے درمیان میں نہیں آتا۔

۳۔ یہ صرف اسم کے آخر میں آتا ہے، فعل میں نہیں آتا۔

۴۔ یہ وصل میں پڑھا جاتا ہے اور وقف کی صورت میں دوزبر ہوں تو الف سے بدل جاتا ہے اور دوزیر دوپیش کی صورت میں حذف ہو جاتا ہے۔

# نون ساکن اور تنوین کے چار قاعدے ہیں

۱۔اظہار ۲۔ادغام ۳۔قلب ۴۔اِخفاء

**اظہار:** لغوی معنی ظاہر کرنا، اصطلاحِ تجوید میں حرف کو اس کے مخرج سے بغیر کسی تغیر اور غنہ کے اَدا کرنے کو کہتے ہیں۔ جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروفِ حلقی میں سے کوئی حرف آجائے تو وہاں اظہار ہوتا ہے اور اس کو اظہارِ حلقی کہتے ہیں۔

**حروفِ حلقی چھ ہیں:** ء، ہ، ع، ح، غ، خ

# نون ساکن کے بعد حروفِ حلقی کی مثالیں

۱۔مِنْ اَجَلٍ ۲۔مِنْهُمْ ۳۔اَنْعَمْتَ ۴۔تَنْحِتُوْنَ ۵۔مِنْ غَيْرِهٖ

۶۔مِنْ خَوْفٍ

# نونِ تنوین کے بعد حروف حلقی کی مثالیں

۱۔ اِذًا اَبَدًا ۲۔ كُلًّا هَدَيْنَا ۳۔ سَمِيْعٌ عَلِيْمٌ

۴۔ عَلِيْمٌ حَكِيْمٌ ۵۔ عَفُوٌّ غَفُوْرٌ ۶۔ عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ

**اِدغام:** لغوی معنی کسی چیز کو کسی چیز میں مِلا دینا

اصطلاحِ تجوید میں ایک ساکن حروف کو دوسرے متحرک حرف میں اس طرح مِلانے کو کہتے ہیں کہ دونوں حروف مل کر ایک مشدّد حرف پڑھا جائے جیسے مَنْ رَّبُّكَ۔

جب نون ساکن اور نون تنوین کے بعد حروف یَرْمَلُوْن میں سے کوئی حرف آئے تو وہاں ادغام ہوگا۔ ل، ر، میں ادغام بلاغنہ باقی یُوْمِنُ کے چار حروف میں بالغنہ ادغام ہوگا۔

## نونِ ساکن کے بعد حروف یَرْمَلُوْن کی مثالیں

۱۔ مَنْ یَّفْعَلُ ۲۔ مَنْ رَّبُّكَ ۳۔ مِنْ مِّثْلِهٖ ۴۔ اِنْ لَّمْ ۵۔ مِنْ وَّرَآئِهٖ
۶۔ مِنْ نَّفْسِهٖ

## نونِ تنوین کے بعد حروفِ یَرْمَلُوْنَ کی مثالیں

۱۔ رَجُلٌ یَّسْعٰی ۲۔ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ ۳۔ كَثِیْرًا مِّمَّا ۴۔ رِزْقًا لَّكُمْ
۵۔ صَیْحَةً وَّاحِدَةً ۶۔ سُلْطَانًا نَّصِیْرًا

**قلب:** لغوی معنیٰ بدلنا۔ اصطلاحِ تجوید میں ایک حرف کو دوسرے حرف سے بدل دینے کا نام قلب ہے۔ جب نون ساکن اور نونِ تنوین کے بعد ب آئے تو نونِ ساکن اور نونِ تنوین کو میم سے بدل کر غنہ کے ساتھ پڑھیں گے جیسے مِنْ بَعْدِ۔ اَلِیْمٌ بِمَا۔

**اِخفاء:** لغوی معنی پوشیدہ کرنا۔ اصطلاحِ تجوید میں اظہار اور ادغام کی درمیانی حالت۔ نونِ ساکن اور نونِ تنوین کے بعد جب حروفِ حلقی اور حروف یَرْمَلُوْنَ (ا) اور (ب) کے سوا باقی حروف میں سے کوئی حرف آئے تو اِخفاء ہوگا یعنی نون ساکن اور نون تنوین کو اس کے مخرج سے اس طرح پڑھنا کہ زبان نون کے مخرج تک نہ پہنچے البتہ قریب ہو جائے اور غنہ ایک الف کے برابر ہوتا ہے۔

حروفِ اخفاء مندرجہ ذیل ہیں:۔

ت ث ج د ذ ز س ش ص ض ط ظ ف ق ك

# نون ساکن کے بعد حروفِ اخفاء کی مثالیں

۱۔ اِنتِقَامٌ ۲۔ مِنۡ ثَمَرَةٍ ۳۔ مَنۡ جَآءَ ۴۔ مَنۡ دَخَلَ
۵۔ مَنۡ ذَا الَّذِیۡ ۶۔ کَنۡزٌ ۷۔ یَنۡسِلُوۡنَ ۸۔ فَمَنۡ شَهِدَ ۹۔ مَنۡصُوۡرًا
۱۰۔ مَنۡ ضَلَّ ۱۱۔ مِنۡ طِیۡنٍ ۱۲۔ یَنۡظُرُ ۱۳۔ یُنۡفِقُ
۱۴۔ مَنۡ قَالَ ۱۵۔ مِنۡکُمۡ

# نون تنوین کے بعد حروفِ اِخفاء کی مثالیں

۱۔ جَنّٰتٍ تَجۡرِیۡ ۲۔ قَوۡلًا ثَقِیۡلًا ۳۔ عَیۡنٌ جَارِیَةٌ ۴۔ کَاۡسًا دِهَاقًا
۵۔ بَاسِطٌ ذِرَاعَیۡهِ ۶۔ غُلَامًا زَکِیًّا ۷۔ قَوۡلًا سَدِیۡدًا ۸۔ صَبَّارٍ شَکُوۡرٍ
۹۔ صَفًّا صَفًّا ۱۰۔ غَدًا اٰبًا ضِعۡفًا ۱۱۔ صَبۡحًا طَوِیۡلًا ۱۲۔ ظِلًّا ظَلِیۡلًا
۱۳۔ قَوۡمًا فَاسِقِیۡنَ ۱۴۔ رِزۡقًا قَالُوۡا ۱۵۔ بِدَمٍ کَذِبٍ

# الف لام اور (ر) کے تفخیم وترقیق کے قاعدے

کل انتیس حروف میں سے حروفِ مستعلیہ یعنی خُصَّ ضَغۡطٍ قِظۡ ہر حالت میں پُر پڑھے جاتے ہیں۔ اِن کے علاوہ باقی تمام حروف مستفلہ باریک پڑھے جاتے ہیں مگر الف، لام، ر۔ کبھی باریک اور کبھی پُر پڑھے جاتے ہیں۔

**الف کے قواعد:** الف ہمیشہ اپنے ماقبل کے تابع ہوتا ہے۔ اگر ماقبل حرف باریک ہو تو الف بھی باریک پڑھا جاتا ہے اور اگر ماقبل حرف پُر ہو تو الف بھی پُر پڑھا جاتا ہے جیسے قَالَ میں الف پُر اور مٰلِكِ میں باریک

**لام کے قواعد:** لفظ اَللّٰہ کا لام جبکہ اس سے پہلے حرف پر زبر یا پیش ہو تو پُر پڑھا جاتا ہے جیسے صَدَقَ اللّٰہ، سَمِعَ اللّٰہ، رَسُوۡلُ اللّٰہ وغیرہ اور اگر اس لام کے ماقبل حرف کے نیچے زیر ہو تو باریک پڑھا جاتا ہے مثلاً لِلّٰہِ، بِاللّٰہِ وغیرہ۔

# مندرجہ ذیل صورتوں میں (ر) مفخم یعنی پُر پڑھی جائے گی

۱۔ جبکہ (ر) مفتوح ہو یا مضموم مثلاً اَلرَّحْمٰنُ، اَلظَّاهِرُ۔

۲۔ جبکہ راء ساکن ہو اور اس کا ماقبل حرف مفتوح ہو یا مضموم ہو مثلاً یَرْجِعُ۔ تُرْجَعُ۔

۳۔ (ر) ساکن سے پہلے کسرہ دوسرے کلمہ میں ہو مثلاً رَبِّ ارْجِعُوْنَ۔

۴۔ (ر) ساکن سے پہلے کسرہ عارضی ہو مثلاً اِرْجِعُوْا۔

۵۔ (ر) ساکن کے بعد حروف مستعلیہ میں سے کوئی حرف اسی کلمہ میں ہو۔
جیسے اِرْصَادًا مگر فِرْقٍ کی (ر) پُر اور باریک دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں۔

۶۔ (را) وقف کی وجہ سے ساکن ہو اور اس کا ماقبل بھی ساکن ہو اور اس کا ماقبل حرف مفتوح ہو یا مضموم ہو مثلاً قَدْرْ، اُمُوْرْ

**رِ مُرامہ**[۱]: رَوم کے معنی حرکت کا کچھ حصہ پڑھنا۔ جس ر پر وقف بالروم کیا گیا ہو وہ را اپنی حرکت کے مطابق پڑھی جائے گی مثلاً قَدْرِ کی ر پر اگر وقف بالروم کیا گیا ہو تو راء باریک ہوگی اور غَفُوْرٌ کی ر میں اگر وقف بالرّوم ہوگا تو پُر ہوگی۔

**ر مُشَدَّ رُ**: ر مشدّ د اپنی حرکت کے مطابق پڑھی جائے گی اور مُدغمہ دوسری ر کے تابع ہوگی مثلاً فَفِرُّوْا اور ذُرِّيَّةً۔

**ر مُمالہ**: ر مُمالہ وہ ر ہے جس میں اِمالہ کیا گیا ہو اور یہ ر باریک پڑھی جاتی ہے، اِمالہ کے معنے مائل کرنا۔

اصطلاح تجوید میں الف کو یا اور فتحہ کو کسرہ کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو کہتے ہیں۔ اِمالہ کی دو قسمیں ہیں: اِمالۂ صغریٰ اور اِمالۂ کُبرٰی۔

روایت حفص میں سارے قرآن میں صرف ایک جگہ لفظ مَجْرِهَا میں اِمالہ ہوتا ہے۔ اِمالۂ صغریٰ مَجْرَيْهَا اور امالۂ کُبریٰ مَجْرِهَا[۲]۔ یعنی کسرۂ مجہول کی طرح اور لفظ مَجْرِهَا میں امالۂ کبریٰ ہی ہوتا ہے۔

---

۱۔ ر مُرامہ اس ر کو کہتے ہیں جس پر وقف بالروم کیا جائے۔ ۲۔ مجرے ھا

# مندرجہ ذیل صورتوں میں (ر) باریک ہوگی

۱۔ جب (ر) مکسور ہو جیسے شَرِبَ۔

۲۔ (ر) ساکن ماقبل کسرہ اصلی اسی کلمہ میں ہو اور ر ء کے بعد حرف مستعلیہ نہ ہو جیسے فِرْدَوْس۔

۳۔ (ر) ساکن سے پہلے ساکنہ ہو جیسے خَيْر۔

۴۔ (ر) موقوفہ کا ماقبل بھی ساکن ہو تو اس کا ماقبل اگر کسرہ ہو تو (ر) باریک ہوگی جیسے فِكْر، ذِكْر

# میم ساکن کے قواعد

میم ساکن کے تین قاعدے ہیں:۔

۱۔ اِدغام شفوی ۲۔ اِخفائے شفوی ۳۔ اظہارِ شفوی

## اِدغامِ شفوی

اگر میم ساکن کے بعد میم آجائے تو پہلی میم کو دوسری میم میں مدغم کر کے ادغام مع الغنہ کریں گے اِسے اِدغامِ شفوی کہتے ہیں مثلاً وَكَمْ مِّنْ

## اِخفاءِ شفوی

اگر میم ساکن کے بعد (ب) آجائے تو میم کو اس کے مخرج میں چھپا کر غنہ کے ساتھ پڑھتے ہیں اِسے اخفائے شفوی کہتے ہیں مثلاً وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ۔

## اظہارِ شفوی

اگر میم ساکن کے بعد باء، میم اور الف کے علاوہ چھبیس حروف میں سے کوئی حرف آجائے تو اظہارِ شفوی ہوگا، یعنی میم کو اپنے مخرج سے ظاہر کر کے پڑھیں گے مثلاً ذَالِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ، اَلَمْ نَشْرَحْ۔

# اِدغام کا بیان

اِدغام کی تین قسمیں ہیں: ا۔مِثلین ۲۔متجانِسین ۳۔مُتقاربین۔

ا۔اِدغامِ مثلین: اگر ایک حرف دو مرتبہ ایک یا دو کلموں میں جمع ہو اور پہلا اُن میں سے ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے، اس کو ادغام مثلین کہتے ہیں مثلاً اِذْذَهَبْ، يُدْرِكْكُمْ

۲۔ادغامِ متجانِسین: اگر ایسے دو حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں جن کا مخرج ایک ہو اور حروف الگ الگ ہوں اور پہلا حرف ساکن اور دوسرا متحرک ہو تو پہلے کو دوسرے میں مدغم کریں گے۔اس کو ادغام متجانسین کہتے ہیں۔جیسے عَبَدْتُّمْ ۔ قَدْتَّبَيَّنَ

# ادغامِ مثلین اور متجانسین کی دو قسمیں ہیں

ا۔واجب ۲۔جائز

ا۔واجب: مِثلین اور متجانِسین کا پہلا حرف اگر خود ہی ساکن ہو تو وہاں ادغام واجب ہے اور اس کو ادغامِ صغیر بھی کہتے ہیں جیسے اِذْذَهَبْ، قَدْتَّبَيَّنَ۔

۲۔جائز: اگر پہلا حرف ساکن کر کے ادغام کریں تو اِسے ادغام جائز یا ادغام کبیر کہتے ہیں مثلاً مَدَّ اصل میں مَدَدَ تھا۔

ادغامِ متقارِبین: اگر ایسے دو حرف ایک کلمہ یا دو کلموں میں جمع ہوں جو باعتبار مخرج اور صفات کے قریب قریب ہوں تو ان کے ادغام کو ادغامِ متقاربین کہتے ہیں جیسے اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ قُلْ رَّبِّ وغیرہ۔

ادغامِ متقاربین اور متجانسین کی دو قسمیں ہیں: ا۔تام ۲۔ناقص

ا۔تام: اگر پہلے حرف کو دوسرے سے بدل کر ادغام کیا جس سے پہلے حرف کی کوئی صفت باقی نہ رہے تو اس کو ادغام تام کہتے ہیں جیسے مِنْ لَّدُنْهُ اِذْ ظَّلَمُوْا۔

۲۔ناقص: اگر مدغم کی کوئی صفت ادغام کے بعد باقی رہے تو وہ ادغامِ ناقص ہوگا جیسے مَنْ يَّقُوْلُ۔ اَحَطْتُّ وغیرہ

# مد اور اس کی اقسام

مد کے لغوی معنیٰ درازگی اور اصطلاح تجوید میں حروفِ مدہ یا حروفِ لین پر آواز کے درازکرنے کو مدّ کہا جاتا ہے۔

**حروفِ مَدّہ:** حروف مَدّہ تین ہیں: ا، و، ی۔

۱۔ الف ساکن ماقبل مفتوح جیسے وَمَا میں الف۔

۲۔ واؤ ساکن ماقبل مضموم جیسے قَالُوْا میں واؤ۔

۳۔ ی ساکن ماقبل مکسور جیسے فِيْ میں ی۔

**حروفِ لین:** حروفِ لین دو ہیں و، ی۔

۱۔ واؤ ساکن ماقبل مفتوح جیسے خَوْفٌ میں واؤ۔

۲۔ یا ساکن ماقبل مفتوح جیسے ضَيْفِ میں، ی۔

**اسباب مد:** اسبابِ مَدّ دو ہیں: ۱۔ ہمزہ (ء) اور ۲۔ سکون (ْ)

**مَدّ کی اقسام:** مَدّ کی دو قسمیں ہیں: ۱۔ مَدِّ اصلی ۲۔ مَدّ فرعی

**۱۔ مدِّ اصلی:** اگر حرفِ مدہ کے بعد مَدّ کا کوئی سبب نہ ہو تو اس کو مدِّ اصلی، طبعی یا ذاتی کہتے ہیں جیسے اُوْتِيْنَا میں واؤ، ی اور الف۔ اِس مد کی مقدار ایک الف کے برابر ہوتی ہے۔ الف کی مقدار ماہرین تجوید کے نزدیک بند اُنگلی کو نہ بہت آہستہ اور نہ بہت جلدی کھولنے یا اسی طرح کھلی ہوئی انگلی کو بند کرنے میں جس قدر دیر لگتی ہے، یہ ایک الف کا اندازہ ہے۔

**۲۔ مد فرعی:** اگر حرفِ مدہ یا لین کے بعد مَدّ کا سبب پایا جائے تو اس کو مَدِّ فرعی کہتے ہیں۔

**مَدِّ فرعی کی اقسام:** مدِ فرعی کی مشہور چار اقسام ہیں:

(۱) مد متصل (۲) مد منفصل (۳) مد عارض (۴) مد لازم

مد کا سبب اگر ہمزہ ہو تو اس کی دو قسمیں ہیں:

(۱) مد متصل (۲) مد منفصل

**۱۔ مدِّ متصل:** اگر حرف مدہ کے بعد ہمزہ اُسی کلمے میں ہو جس میں حرف مدہ ہے تو اس کو مدِّ متصل کہتے ہیں جیسے جَآءَ، مَلٰٓئِكَةٌ، اُولٰٓئِكَ۔

**مقدار:** اس مد کی مقدار دو الف، اڑھائی الف اور چار الف تک ہو سکتی ہے۔ اس مَدّ کو مَدّ واجب

بھی کہا جاتا ہے۔

۲۔ مدِ منفصل: اگر حرفِ مدہ کے بعد ہمزہ دوسرے کلمے میں ہو تو اس کو مدِ منفصل کہتے ہیں جیسے وَمَآ اُنْزِلَ، تُوْبُوْٓا اِلَى اللّٰهِ، اِنِّیْٓ اَخَافُ اللّٰهَ

۳۔ مقدار: اس مد کی مقدار دو الف، اڑھائی الف، چار الف ہے۔

اس کے علاوہ قصر بھی جائز ہے، اور قصر کی مقدار ایک الف ہے اِس مد کو مدِ جائز بھی کہتے ہیں۔

مد کا سبب اگر سکون ہے تو اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔مدِ عارض ۲۔مدِ لازم

۴۔مدِ عارض: اگر حرفِ مدہ یا حرفِ لین کے بعد سکون عارضی ا ہو تو پہلی کو مد عارض اور دوسری کو مدِ لین عارض کہتے ہیں جیسے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ کے نون اور خَوْفٌ کی فا کا سکون۔

مقدار: مدِ عارض اور مدِ لین عارض میں طول، توسط اور قصر ہوتا ہے۔طول کی مقدار ایک قول کے مطابق تین الف اور دوسرے قول پر پانچ الف اور توسط پہلے قول پر دو الف اور دوسرے قول پر تین الف اور قصر دونوں صورتوں میں ایک الف ہوتا ہے۔

## مدِ عارض اور مدِ لین عارض کی مقدار مد میں فرق

مدِ عارض میں طول اَولی ہے۔اس کے بعد توسط اور اس کے بعد قصر مگر مدِ لین عارض میں قصر اَولی، اس کے بعد توسط اور اس کے بعد طول کا درجہ ہے۔

مدِ لازم: اگر حرف مدہ یا حرفِ لین کے بعد سکون اصلی ۲ ہو تو پہلی کو مدِ لازم اور دوسری کو مدِ لین لازم کہتے ہیں۔

مدِ لازم کی چار قسمیں ہیں: ۱۔مدِ لازم کلمی مثقل ۲۔مدِ لازم کلمی مخفف

۳۔مدِ لازم حرفی مثقل ۴۔مدِ لازم حرفی مخفف۔

---

ا۔ سکون اصلی اس کو کہتے ہیں جو وقف و وصل میں سکون ہی رہے جیسے اَلْئٰنَ میں لام کا سکون

۲۔ سکون عارضی، یعنی اصل میں تو حرف متحرک ہوتا ہے مگر وقف کرنے کی وجہ سے اس کو ساکن کر دیا جاتا ہے۔

۱۔مدِّ لازم کلمی مثقل: اگر کلمہ میں حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بالتشدید ہو تو اس کو مدِ لازم حرفی مثقل کہتے ہیں جیسے اَتُحَآجُّوٓنِّیۡ۔ اَلصَّآفَّةُ۔

۲۔مدِّ لازم کلمی مخفف: اگر کلمہ میں حرفِ مدہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہو تو اس کو مدِ لازم کلمی مخفف کہتے ہیں جیسے آٰلۡـٰٔنَ۔ اس مد کی یہی ایک مثال ہے جو سورۂ یونس میں دو مرتبہ آئی ہے۔

۳۔مدِّ لازم حرفی مثقل: اگر حرف میں حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بالتشدید ہو تو اس کو مدِ لازم حرفی مثقل کہتے ہیں جیسے الٓمّٓ ا۔

فائدہ: اس کی اصل صورت یہ ہے الف، لام، میم لام کی میم پر سکونِ اصلی ہے لام کی ساکن میم ادغامِ شفوی کے قاعدے کے مطابق دوسری متحرک میم میں مدغم ہو جانے کے بعد میم مشدد ہو گئی ہے۔

۴۔مدِّ لازم حرفی مخفف: اگر حرف میں حرف مدہ کے بعد سکون اصلی بغیر تشدید کے ہو تو اس کو مدِ لازم حرفی مخفف کہتے ہیں جیسے الٓمّٓ یائے مدہ کے بعد میم ساکن اصلی ہے۔ یعنی دوسری جو میم یا کے بعد ساکن ہے۔

فائدہ: مد لازم حرفی کی دونوں قسمیں حروفِ مقطعات (جو سورتوں کے اوّل میں آتے ہیں) کے تین حرفی حروف میں آتی ہیں۔

مقدار: مدِ لازم کی چاروں اقسام میں طول ہی ہوگا۔

مدِّ لین لازم: اگر حرف میں حرفِ لین کے بعد سکون اصلی ہو تو اس کو مدِ لین لازم کہتے ہیں جیسے عٓیٓنٓ یہ قرآن میں صرف دو مرتبہ آئی ہے، سورۂ مریم اور سورۂ شوریٰ کے شروع میں حروف مقطعات میں واقع ہے کٓھٰیٰعٓصٓ (مریم) حٰمٓ عٓسٓقٓ (شوریٰ)

مدِّ لین لازم کی مقدار: مدِ لین لازم میں طول، توسط، قصر ہوتا ہے۔ اس مد میں طول اَولیٰ ہے اس کے بعد توسط اور پھر قصر کا درجہ ہے۔

مدوں کے قوی اور ضعیف ہونے کے لحاظ سے مدوں کی ترتیب: سب سے قوی مدّ، مدِ لازم ہے، اس کے بعد مدِ متصل، اس کے بعد مد عارض، مدِ منفصل پھر مدِ لین لازم اور پھر مدِ لین عارض۔

---

ا۔ لام کی مد

**وجوہات مد کا بیان:** مدِ عارض اور مد لین میں موقوف علیہ اگر مفتوح ہے تو چونکہ یہاں وقف بالاسکان ہوگا اس لئے مد کی تین وجہیں ہوں گی یعنی طول، توسط، قصر تینوں جائز ہیں۔

تَعْلَمُوْنَ○ؕ طول، توسط، قصر مع الاسکان

غَیْرَ○ؕ قصر، توسط، طول مع الاسکان

مدِ عارض اور مدِ لین عارض کا موقوف علیہ اگر مکسور ہے تو چونکہ وقف دو طرح سے ہوگا یعنی وقف بالاسکان اور وقف بالرّوم، اس لیے مَدّ کی وجہیں چھ نکلیں گی، تین اسکان میں اور تین روم میں جس میں چار وجہیں جائز اور دو نا جائز ہیں جیسے:

الرَّحِیْمِ○ؕ طول، توسط، قصر مع الاسکان

طول✗، توسط✗، قصر مع الروم

بَیْتِ○ؕ قصر، توسط، طول مع الاسکان

قصر، توسط✗، طول مع الروم

**فائدہ:** رَوم کی حالت میں مَدّ اس لیے نہیں ہوتی کہ مَدّ کا سبب، سکون، ختم ہو جاتا ہے اور حرف موقوف متحرک ہو جاتا ہے۔

مدِ عارض اور مدِ لین عارض میں موقوف علیہ اگر مضموم ہوگا تو وقف چونکہ تین طرح سے ہوگا یعنی وقف بالاسکان، وقف بالروم، وقف بالاشمام، اس لیے مَدّ کی وجہیں نَو نکلیں گی، تین اسکان میں، تین رَوم میں، تین اشمام میں جس میں سے سات وجہیں جائز ہوں گی اور دو نا جائز، جیسے:

نَسْتَعِیْنُ○ؕ طول۔ توسط۔ قصر مع الاسکان

○ؕ طول۔ توسط۔ قصر مع الاشمام۔

طول✗۔ توسط✗۔ قصر مع الروّم۔

قَوْلٌ: قصر۔ توسط۔ طول مع الاسکان۔

قصر۔ توسط۔ طول مع الاشمام

قصر۔ توسط✗۔ طول✗ مع الروم

# مدِّ متصل اور مدِّ منفصل کی مثالیں

مَآءٍ: دو الف۔ اڑھائی الف۔ چار الف

وَمَآ اُنْزِلَ: دو الف۔ اڑھائی الف۔ چار الف اور قصر اور مدِ لازم میں صرف طول ہی ہوتا ہے۔

# مدّ کی ضربی وجوہات کے بیان میں

اگر کئی مدّیں جمع ہو جائیں تو اس کی دو قسمیں ہوں گی۔

ا۔ یا تو ایک ہی قسم کی مدّیں جمع ہوں گی۔ ۲۔ یا مختلف ہوں گی۔

پہلی قسم میں عقلی ضربی وجہیں چاہے کتنی ہی ہوں ان میں سے برابر کی وجہیں جائز ہوں گی جبکہ مقدار طول وتوسط میں برابر ہو، باقی ناجائز، ہوں گی مثلاً اگر دو مدّیں عارض جمع ہو جائیں تو موقوف علیہ مفتوح کی صورت میں عقلی ضربی وجہیں نو نکلیں گی جس میں تین جائز اور چھ ناجائز ہیں۔

| مدِّ عارض | مدِّ عارض |
|---|---|
| رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ○ؕ | مُسْتَقِيْمَ○ؕ |
| طول مع الاسکان | طولؕ۔ توسّطؕ✗۔ قصر مع الاسکان✗ |
| توسط مع الاسکان | طول✗۔ توسّطؕ۔ قصر مع الاسکان✗ |
| قصر مع الاسکان | طول✗۔ توسّط✗۔ قصر مع الاسکانؕ |

اس میں طول مع الطول، توسط مع التوسط اور قصر مع القصر جائز ہے، باقی طول مع التوسط، طول مع القصر، توسط مع الطول، توسط مع القصر، قصر مع الطول، قصر مع التوسط ناجائز ہیں۔

**فائدہ:** موقوف علیہ کے مکسور اور مضموم ہونے کی صورت میں عقلی وجہیں زیادہ نکلیں گی۔ جائز وجہ نکالنے کے لیے مذکورہ قاعدہ پر قیاس کریں۔

مدِّ متصل مدِّ متصل کے ساتھ اور مدِّ منفصل مدِّ منفصل کے ساتھ جمع ہوں تو عقلی ضربی وجہوں کی مثالیں مثلاً اگر دو مدِّ متصل جمع ہوں تو عقلی وجہیں نو نکلیں گی جس میں صرف برابر کی تین جائز ہوں گی باقی ناجائز ہوں گی مثلاً

| جَآءَ | جَآءَ |
|---|---|
| دو الف | دو الف، اڑھائی الف، چار الف |
| اڑھائی الف | دو الف، اڑھائی الف، چار الف |
| چار الف | دو الف، اڑھائی الف، چار الف |

اگر دو مدِ منفصل جمع ہوں تو عقلی وجہیں سولہ نکلیں گی جن میں برابر کی صرف چار جائز اور باقی سب ناجائز مثلاً:

| وَمَآ اُنْزِلَ | اَلَآ اِنَّهُمْ |
|---|---|
| دو الف | دو الف، اڑھائی الف، چار الف، قصر |
| اڑھائی الف | دو الف، اڑھائی الف، چار الف، قصر |
| چار الف | دو الف، اڑھائی الف، چار الف، قصر |
| قصر | دو الف، اڑھائی الف، چار الف، قصر |

# مختلف مدّوں کے جمع ہونے کی مثالیں

اگر مختلف مدیں جمع ہوں یعنی قوی اور ضعیف تو اس صورت میں برابر وجہیں تو جائز ہیں ہی مگر جس صورت میں قوی مد ضعیف سے زیادہ ہو وہ بھی جائز ہے البتہ ضعیف کو قوی پر ترجیح دینا جائز نہیں ہوگا لہٰذا اس میں جائز وجہیں زیادہ نکلیں گی مثلاً مد عارض اور مدِ لین عارض جمع ہو جائیں تو عقلی ضربی وجہیں نَو نکلیں گی جس میں چھ وجہیں جائز اور تین ناجائز مثلاً:

| مدِ عارض | مدِ لین عارض |
|---|---|
| يَعْقِلُوْنَ ۝ | رَمَيْتَ ۝ |
| طول مع الاسکان | قصر۔ توسط۔ طول مع الاسکان |
| توسط مع الاسکان | قصر۔ توسط۔ طول مع الاسکان |
| قصر مع الاسکان | قصر۔ توسط۔ طول مع الاسکان |

اس میں طول مع القصر مع التوسط اور مع الطول۔ توسط مع التوسط مع القصر۔ قصر مع القصر جائز اور باقی سب ناجائز۔

**فائدہ:** موقوف علیہ مضموم اور مکسور ہونے کی صورت میں ضربی وجہیں اور بھی زیادہ ہوں گی مگر جائز وجہ وہی ہوگی جو برابر ہو یا قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو۔

اسی طرح مدِّ متصل اور مدِّ منفصل کے اکٹھے ہونے کی صورت میں عقلی ضربی وجہیں بارہ نکلیں گی جس میں برابر کی وجہیں اور جن وجوہات میں قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو وہ جائز ہیں مثلاً:

| جَآءَ | وَمَآ اُنْزِلَ |
|---|---|
| دو الف | دو الف۔ اڑھائی الف۔ چار الف۔ قصر |
| اڑھائی الف | دو الف۔ اڑھائی الف۔ چار الف۔ قصر |
| چار الف | دو الف۔ اڑھائی الف۔ چار الف۔ قصر |

اِن میں نَو۔ وجہیں جائز ہیں اور باقی وجہیں ناجائز

**فائدہ:** مدِّ متصل، مدِّ عارض اور مدِّ لین عارض یا اسی طرح مختلف جمع ہوں تو وہی وجہ جائز ہوگی جو طول، توسط اور مقدار طول و توسط میں برابر یا قوی کو ضعیف پر ترجیح ہو۔

**فائدہ:** اگر مدِّ متصل میں ہمزہ [1] آخر کلمہ میں ہو تو اس پر وقف کرنے سے مد کے دو سبب جمع ہو جائیں گے یعنی ہمزہ کی وجہ سے مدِّ متصل اور ہمزہ کے ساکن کرنے کی وجہ سے مدِّ عارض کا لحاظ کر کے قصر نہیں کر سکتے طول یا توسط کریں گے اور رَوم کی صورت میں توسط ہوگا۔

---

[1] مثلاً۔ مِنَ السَّمَآءِ۔ مَا یَشَآءُ

# وقف، سکتہ، ابتداء اور اعادہ کے بیان میں

**وقف:** لغوی معنی ٹھہرنا اور اصطلاح تجوید میں کلمے کے آخری حرف پر سانس اور آواز کو توڑ کر اسکان [1]، روم [2]، اشمام [3] اور ابدال [4] سے ٹھہرنے کو وقف کہا جاتا ہے۔

لہٰذا موقوف [5] علیہ کو ساکن کیے بغیر محض آواز اور سانس توڑ دینا وقف نہیں ہوگا نیز موقوف علیہ کو محض ساکن کرنا بغیر آواز اور سانس کو توڑے بھی وقف نہ ہوگا۔

**سکتہ:** لغوی معنیٰ رُکنا اور اصطلاح تجوید میں کسی حرف پر بغیر سانس توڑے تھوڑی دیر کے لیے آواز کو روک لینا، سکتہ کہلاتا ہے۔

**ابتداء:** لغوی معنی شروع کرنا اور اصطلاح تجوید میں موقوف علیہ سے آگے پڑھنے کو ابتداء کہتے ہیں مثلاً رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پر وقف کر کے اَلرَّحْمٰنِ سے شروع کرنا۔

**اعادہ:** لغوی معنی لوٹانا اور اصطلاح تجوید میں ربط کلام کے لیے موقوف علیہ یا اس سے پہلے والے کلمے کو لوٹا کر پڑھنا۔

## وقف کی دو قسمیں

۱۔ کیفیتِ وقف ۲۔ محلِ وقف

### ۱۔ کیفیتِ وقف:

موقوف علیہ کو کس طرح پڑھا جائے گا، اس کی چند صورتیں ہیں:

۱۔ موقوف علیہ ساکن ہوگا یا متحرک۔

۲۔ اگر ساکن ہے تو صرف آواز اور سانس توڑ کر وقف کریں جیسے اَلَمْ نَشْرَحْ

۳۔ اگر متحرک ہے تو جیسی حرکت ہوگی اس کے مطابق اِسکان، رَوم اور اشمام سے وقف کیا جائے مثلاً یَعْلَمُوْنَ سے یَعْلَمُوْنْ، قَوْمٍ اور قَوْمِ سے قَوْمْ، رَسُوْلُ اور رَسُوْلُ سے رَسُوْلْ۔

---

۱۔ اسکان، جس حرف پر وقف کیا جائے اس کو ساکن کر دینا، یہ وقف تینوں حرکات میں ہوتا ہے۔ ۲۔ روم۔ جس حرف پر وقف کیا، اس کی حرکت کا کچھ حصہ خفیف آواز میں پڑھنا، یہ کسرہ اور ضمہ میں ہوتا ہے۔ ۳۔ اشمام: جس حرف پر وقف کیا جائے، اس کو ساکن پڑھتے ہوئے ہونٹوں سے ضمہ کی طرف اشارہ کرنا یہ صرف ضمہ میں ہوتا ہے۔ ۴۔ جیسے ابدا سے ابدٗا ۵۔ موقوف علیہ: جس حرف پر وقف کیا جائے اسے موقوف علیہ کہتے ہیں۔

۴۔ موقوف علیہ پر دو زبر ہوں تو وقف میں ان کو الف سے بدل دیا جاتا ہے جیسے کَرِیْمًا سے کَرِیْمَا۔

۵۔ موقوف علیہ اگر گول تا ہے تو وقف کی حالت میں ھا ساکنہ سے بدل جائے گی۔ وَسِیْلَةٌ سے وَسِیْلَهْ

۶۔ اگر موقوف علیہ لمبی ت ہے تو ت ہی رہے گی۔ جیسے بَیِّنٰتٌ سے بَیِّنٰتْ

**فائدہ:** مندرجہ بالا مثالوں میں روم اور اشمام کی کیفیت استاذ کو خود بتانی چاہیے۔

**۲۔ محلِ وقف:** یعنی کس کلمے پر وقف کیا جائے۔

محلِ وقف کی چار قسمیں ہیں: ۱۔ تام ۲۔ کافی ۳۔ حسن ۴۔ قبیح

**۱۔ وقفِ تام:** یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے، اس کا اپنے بعد والے کلمے سے نہ تو تعلق لفظی ہو نہ معنوی جیسے اُولٰٓئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُوْنَ۝

**۲۔ وقفِ کافی:** یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے اس کا اپنے بعد والے کلمے سے معنوی تعلق ہو مگر لفظی نہیں جیسے وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ یُوْقِنُوْنَ۝

وقفِ تام اور وقف کافی میں ابتداء ہوتی ہے یعنی اَلْمُفْلِحُوْنَ پر وقف کر کے اِنَّ الَّذِیْنَ سے یُوْقِنُوْنَ پر وقف کر کے اُولٰٓئِكَ سے ابتداء کریں۔

**۳۔ وقفِ حَسَن:** یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے، اس کو اپنے بعد والے کلمے سے تعلق لفظی ہو معنوی نہ ہو جیسے اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ پر وقف تو کر سکتے ہیں مگر رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سے ابتداء نہیں کر سکتے بلکہ اعادہ ہوگا یعنی دوبارہ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ پڑھیں گے۔

**۴۔ وقفِ قبیح:** یعنی جس کلمے پر وقف کیا ہے اس کو اپنے بعد والے کلمے سے لفظی اور معنوی دونوں تعلق ہوں بِسْمِ اللّٰهِ میں بِسْمِ پر اور اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ میں اَلْحَمْدُ پر اور مٰلِكِ یَوْمِ الدِّیْنِ میں مٰلِكِ پر وقف کرنا اور یہ وقف کرنا جائز نہیں۔ ہاں اگر اضطراری طور پر ہو جائے تو اعادہ ضروری ہے۔

پھر وقف کی بلحاظِ وقف (یعنی رُک جانے کے) چار قسمیں ہیں:

**۱۔ اختیاری:** یعنی قاری باوجودیکہ سانس ہے، خود اپنی مرضی سے وقف کردے۔

---

ا۔ جیسے کَبِیْرًا سے کَبِیْرَا، خَبِیْرًا سے خَبِیْرَا

۲۔ اِضطراری: یعنی کھانسی وغیرہ کے ہونے سے مجبوراً رُک جائے۔

۳۔ اختباری: یعنی اُستاد شاگرد کو امتحاناً ٹھہرائے کہ یہ موقوف کو کیسے پڑھتا ہے۔

۴۔ اِنتظاری: یعنی کئی روایتوں کو پڑھنے کے لیے کسی کلمے پر وقف کرنا۔

فائدہ: محلِ وقف کی صحیح پہچان عربی گرائمر اور معانی جانے بغیر مشکل ہے لہٰذا ماہرین نے عوام کی سہولت کے لیے علاماتِ وقف لگا دی ہے جو تقریباً ہر قرآن مجید میں لکھ دی جاتی ہیں مگر ان میں سے پانچ علامتیں اوقافِ معتبرہ کے نام سے موسوم ہیں اور وہ یہ ہیں ○ م ط ج ز۔

یعنی اِن پانچ میں سے کسی پر بھی اگر وقف کیا جائے تو اعادہ کی ضرورت نہیں بلکہ ابتداء کی جائے گی۔ اِس کے علاوہ جو رموزِ اوقاف ہیں ان پر وقف کرنے سے اعادہ ضروری ہے۔

## سکتہ

اس کی تعریف پہلے بیان ہو چکی ہے۔

روایت حفص کی رُو سے قرآن پاک میں چار جگہ سکتہ ہے۔

۱۔ سورۂ کہف میں عِوَجًا قَيِّمًا کے عِوَجًا پر۔ ۲۔ سورۃ یٰسین کی مِنۢ مَّرْقَدِنَا هٰذَا کے مَّرْقَدِنَا پر۔

۳۔ سورہ قیامہ کے مَنْ رَاقٍ میں مَنْ پر۔

۴۔ سورۂ مطففین کے بَلْ رَانَ میں بَلْ پر۔

## اِمَالہ

اِمَالہ کے لغوی معنی مائل کرنا اور اصطلاحِ تجوید میں زَبر کو زیر کی طرف اور الف کو یاء کی طرف مائل کر کے پڑھنے کو امالہ کہتے ہیں۔

روایتِ حفص میں سارے قرآنِ پاک میں صرف ایک جگہ امالہ ہے یعنی بِسْمِ اللّٰهِ مَجْرٖهَا میں اصل میں مَجْرَاهَا ہے۔

# لحن یعنی غلطی

قرآنِ پاک تجوید کے خلاف پڑھنے کو لَحن [1] کہا جاتا ہے، اس کی دو قسمیں ہیں:

۱۔لَحن جلی ۲۔لحن خفی

## لَحنِ جلی: یعنی بڑی اور واضح غلطی

لحن جلی چار قسم کی غلطیوں پر مشتمل ہوتی ہے

۱۔ مثلاً حرف کو حرف سے بدل دیا جیسے اَلْحَمْدُ کو اَلْهَمْدُ۔

۲۔ حرکت کو حرکت سے بدل دیا جیسے اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ۔

۳۔ حرف کو گھٹا بڑھا دیا جیسے لَمْ يَلِدْ کو لَمْ يَالِدْ اور لَمْ يُولَدْ کو لَمْ يُلَدْ۔

۴۔ ساکن کو متحرک کر دیا اور متحرک کو ساکن کر دیا جیسے جَعَلْنَا کو جَعَلُنَا اور جَعَلْنَا کو جَعَلُنَا پڑھ دیا۔

لحنِ جلی حرام غلطی ہے خواہ معنیٰ بگڑیں یا نہ بگڑیں۔ پڑھنا اور سننا دونوں کا ایک ہی حکم ہے بعض جگہوں پر کفر بھی لازم آجاتا ہے اور نماز فاسد ہوجاتی ہے جیسے الحمد شریف میں اَنْعَمْتَ کو اَنْعَمْتُ پڑھنا معاذ اللہ

## لحنِ خفی: یعنی معمولی غلطی

یہ اس وقت پیدا ہوتی ہے جب صفاتِ عارضہ میں غلطی کی جائے مثلاً مفتوح (ر) کو پُر پڑھنا تھا مگر باریک پڑھ دیا

**یا**

اِدغام، قلب اور اخفاء میں غنہ کرنا تھا اور نہ کیا۔ معمولی غلطی ہے مگر اس سے بچنا بھی ضروری ہے۔ اس غلطی سے حرف تو صحیح ادا ہوجاتا ہے البتہ تحسینِ حرف نہیں رہتی۔

---

۱۔ لحن کے معنی لہجہ اور غلطی دونوں ہیں مگر یہاں لحن سے مراد غلطی یعنی قواعد تجوید کے خلاف پڑھنا ہے۔

# حروف قمریہ اور شمسیہ

**حروف قمریہ:** جن حروف سے پہلے لام تعریف [۱] پڑھا جائے، ان کو حروف قمریہ کہتے ہیں۔

حروف قمریہ چودہ ہیں جن کا مجموعہ ہے، اِبْغِ حَجَّكَ وَخَفْ عَقِيْمَهٗ جیسے

اَلْاٰنَ، اَلْبُخْلُ، اَلْغُرُوْرُ، اَلْحَسَنَةُ، بِالْجُنُوْدِ، اَلْكَوْثَرُ، اَلْوَاقِعَةُ، اَلْخَآئِبِيْنَ، اَلْفَآئِزُوْنَ، اَلْعَلِيُّ، اَلْقٰنِتِيْنَ، اَلْيَوْمَ، اَلْمُحْصَنٰتُ، اَلْهِلَالُ۔

**حروفِ شمسیہ:** جن حروف سے پہلے لام تعریف نہ پڑھا جائے بلکہ وہ اپنے بعد والے حرف میں مدغم ہو جائے ان کو حروفِ شمسیہ کہتے ہیں، حروفِ شمسیہ بھی چودہ ہیں جو حروفِ قمریہ کے علاوہ ہیں مثلاً:

وَالصّٰٓفّٰتُ، وَالذّٰرِيٰتِ، اَلثَّاقِبُ، اَلدَّاعِيْ، اَلتَّآئِبُوْنَ، اَلزَّيْتُوْنَ، اَلسَّالِكِيْنَ، اَلرَّحْمٰنُ، اَلشَّمْسُ، اَلضَّآلِّيْنَ، اَلطَّارِقُ، اَلظّٰلِمِيْنَ، اَللّٰهُ، اَلنَّجْمُ۔

## ادائیگی تجوید کے لحاظ سے کیفیتِ تلاوت کے تین درجے

**۱۔ ترتیل:** یعنی بہت ٹھہر ٹھہر کر پڑھنا، جیسے عام طور پر جلسوں وغیرہ میں پڑھا جاتا ہے۔

**۲۔ حدر:** یعنی اتنی جلدی جلدی پڑھنا کہ حروف بآسانی گنے جائیں جیسے عموماً نمازِ تراویح میں پڑھا جاتا ہے۔

**۳۔ تدویر:** یعنی ترتیل اور حدر کے درمیان پڑھنا جیسے عام طور پر فرض نمازوں میں پڑھا جاتا ہے۔

ان تین درجوں کے علاوہ پڑھنے سے حروف میں اکثر کمی بیشی کا امکان پیدا ہو جاتا ہے جو درست نہیں لحنِ جلی اور لحنِ خفی ہونے کا اندیشہ ہے۔

---

۱۔ لام تعریف: اس لام کو کہتے ہیں جو کسی اسم نکرہ کو معرفہ بنانے کے لیے لگایا جاتا ہے مثلاً بلد سے البلد اور شمس سے الشمس۔

# تلاوت کے محاسن

| نمبر شمار | نام | معنیٰ |
| --- | --- | --- |
| ۱۔ | ترتیل | قرآنِ پاک کو خوب ٹھہر ٹھہر کر تمام قواعد تجوید کی رعایت کر کے پڑھنا |
| ۲۔ | تجوید | حروف کو ان کے مخارج سے مع جمیع صفات اُدا کرنا۔ |
| ۳۔ | تبیین | یعنی ہر حرف کو واضح اور صاف طور سے اُدا کرنا |
| ۴۔ | ترسیل | ہر حرف کو ایسے ہی ادا کرنا جیسے کہ اس کا حق ہے۔ |
| ۵۔ | توقیر | قرآن پاک نہایت خشوع و خضوع اور پورے وقار سے پڑھنا۔ |
| ۶۔ | تحسین | لحنِ عرب کے موافق تجوید کی پوری رعایت کر کے پڑھنا۔ |

# تلاوت کے عیوب

| نمبر شمار | نام | معنیٰ | حکم |
| --- | --- | --- | --- |
| ۱۔ | تمطِیط | یعنی ترتیل میں مدات و حرکات وغیرہ میں حد سے زیادہ دیر کرنا | مکروہ |
| ۲۔ | تخلیط | حَدر میں اس قدر جلدی کرنا کہ حروف سمجھ میں نہ آئیں اور ایک دوسرے میں خلط ملط ہوتے جائیں | حرام |
| ۳۔ | تنفیش | حرکات کو پورا نہ ادا کرنا | مکروہ |
| ۴۔ | تمضیغ | حرکات کو چبا چبا کر پڑھنا | مکروہ |
| ۵۔ | تطنین | گنگنی آواز سے پڑھنا اور ہر حرف کو ناک میں لے جانا ہر حرف میں ہمزہ مِلا دینا۔ | حرام |

| ۶۔ | تہمیز | ہر حرف میں ہمزہ ملا دینا | حرام |
|---|---|---|---|
| ۷۔ | تعویق | کلمے کے درمیان میں وقف کے بعد سے ابتداء کرنا | حرام |
| ۸۔ | وشبہ | پہلے حرف کو نا تمام چھوڑ کر دوسرے حرف کو شروع کرنا | مکروہ |
| ۹۔ | عنعنہ | ہمزہ یا کسی اور حرف کے ساتھ عین کی آواز ملا دینا | حرام |
| ۱۰۔ | ہمہمہ | کسی حرف مخفف کو مشدّد پڑھنا۔ | حرام |
| ۱۱۔ | زمزمہ | گانے کے طور پر پڑھنا۔ | حرام |
| ۱۲۔ | ترقیص | آواز کو بچانا یعنی کبھی بُلند کرنا اور کبھی نیچی کرنا اگر تجوید کے مطابق ہے تو........................ <br> وگرنہ........................ | مکروہ <br> حرام |

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَآ اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَاٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

☆☆☆